صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 03 مارچ 2014ء بمطابق یکم جمادی الاؤل 1435 ہجری شام چھ بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَقَاتِلُوا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ الَّذِینَ یُقَاتِلُونَکُمۡ وَلَا تَعۡتَدُوا ۚ إِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِینَ O وَاقۡتُلُوهُمۡ حَیۡثُ ثَقِفۡتُمُوهُمۡ وَأَخۡرِجُوهُم مِّنۡ حَیۡثُ أَخۡرَجُوکُمۡ ۚ وَالۡفِتۡنَةُ أَشَدُّ مِنَ الۡقَتۡلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمۡ عِندَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ حَتَّىٰ یُقَاتِلُوکُمۡ فِیهِ ۖ فَإِن قَاتَلُوکُمۡ فَاقۡتُلُوهُمۡ ۗ کَذَٰلِکَ جَزَاءُ الۡکَافِرِینَ O فَإِنِ انتَهَوۡا فَإِنَّ اللّٰہَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ۔

(ترجمہ)۔ اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی خدا کی راہ میں ان سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا کہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور ان کو جہاں پاؤ قتل کر دو اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے (یعنی مکے سے) وہاں سے تم بھی ان کو نکال دو۔ اور (دین سے گمراہ کرنے کا) فساد قتل و خونریزی سے کہیں بڑھ کر ہے اور جب تک وہ تم سے مسجد محترم (یعنی خانہ کعبہ) کے پاس نہ لڑیں تم بھی وہاں ان سے نہ لڑنا۔ ہاں اگر وہ تم سے لڑیں تو تم ان کو قتل کر ڈالو۔ کافروں کی یہی سزا ہے۔ اور اگر وہ باز آ جائیں تو خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی کچھ درخواستیں آئی ہیں، میں ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں: جناب وجیہہ الزمان صاحب، ایم پی اے 03-03-2014 تا 04-03-2014; دینا ناز صاحبہ، ایم پی اے 03-03-2014 تا 04-03-2014; محترمہ نادیہ شیر خان صاحبہ، ایم پی اے 03-03-2014 کیلئے; محترمہ نسیم حیات صاحبہ، ایم پی اے 03-03-2014 کیلئے; جناب شکیل احمد، سپیشل اسسٹنٹ 03-03-2014 کیلئے; جناب صالح محمد صاحب، ایم پی اے 03-03-2014 کیلئے; جناب سردار ظہور صاحب، ایم پی اے 03-03-2014 کیلئے; جناب رشاد خان صاحب، ایم پی اے 03-03-2014 کیلئے; جناب گوہر نواز صاحب، ایم پی اے 03-03-2014 کیلئے; جناب محمد علی خان صاحب، ایم پی اے، جناب سلطان محمد خان، ایم پی اے 03-03-2014 کیلئے۔ یہ ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں چھٹی کیلئے، منظور ہے؟

اراکین: منظور ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، ایک منٹ، آپ بیٹھ جائیں، میں بات کرتا ہوں۔ ایک تو میں معذرت کرتا ہوں کہ اجلاس آج کافی دیر سے شروع ہو رہا ہے، جیسا کہ آپ کو پتہ تھا کہ آج تمام پارلیمانی لیڈرز کی لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بریفنگ تھی جس کی وجہ سے پوری اس پر ڈسکشن ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے یہ اجلاس کافی دیر سے شروع ہوا۔ ابھی ہمارے پاس ایجنڈے پر ایک تو کوئسچنز ہیں، Questions / Answers اور دوسرا جنرل ڈسکشن ہے ایجوکیشن ایمرجنسی پر، تو میں۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ایک منٹ، میں تھوڑا یہ جو ہمارے، سکندر خان صاحب! آپ کی توجہ اس طرف وہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایک تو اجلاس ہمارا بہت دیر سے شروع ہوا، دوسرا آج ہمارے پاس دو آئٹمز ہیں، ایک Questions / Answers ہیں، مختلف اس پر اور ایک جنرل ڈسکشن ہے ایجوکیشن ایمرجنسی پر، تو یہ Questions / Answers ہم کل والے ایجنڈے میں ڈالیں گے اور آج جو ایجوکیشن ایمرجنسی پر ڈسکشن ہے، اس کو آج وہ کر لیں گے، کل کے ایجنڈے میں ہم اس کو ڈالیں گے، ٹھیک ہے جی؟

جناب سکندر حیات خان: ٹھیک ہے۔
محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: اچھاجی، آج سب نے کہا ٹھیک ہے، آج کے سوالات کل کے ایجنڈے میں ہم Adjust کر لیں گے، ٹھیک ہے؟ اچھا میڈم! یہ آج Specific discussion ہو گی ایجوکیشن پر تو آپ اس حوالے سے بات کرنا چاہتی ہیں؟
محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، بالکل اس پر بھی بات کرونگی کیونکہ اس میں اس ہاؤس کو ایک مطلب کامیابی ملی ہے، باقی لوگ تو تقریریں کریں گے۔ اس دن یہاں پر ایک وفد آیا تھا جس کو کہ جو الرازی میڈیکل کالج ہے تو وہاں کے تقریباً 100 طلباء تھے جن کو ایڈمشن دوسرے کالجز میں نہیں مل رہا تھا کیونکہ وہ Recognized College نہیں تھا، تو میں نے اور جعفر شاہ صاحب نے یہاں پر، ڈپٹی سپیکر صاحب کی میں بہت زیادہ مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیا اور جب انہوں نے کہا کہ میں کمیٹی بناتا ہوں تو اس کے بعد جعفر شاہ اور میں نے اور تمام ہاؤس نے اس کو مطلب، جناب ڈپٹی سپیکر صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتی ہوں، آپ کا بھی اور ہاؤس کا بھی کہ ان تمام طلباء کو آج ہی لیٹرز مل گئے ہیں، تو اس حوالے سے یہ اچھی بات ہے کہ ان کا دوسرا سال ضائع ہونے سے بچ گیا ہے۔ ایک تو یہ بات اور دوسری بات آج جناب سپیکر صاحب! جو پنڈی میں واقعہ ہوا ہے اور جو لنڈی کوتل میں واقعہ ہوا ہے، وہ آپ کو آج بریفنگ مل گئی ہو گی لیکن جو شہداء اور وہاں پر جو لوگ زخمی ہوئے ہیں تو ان کیلئے دعا کی جائے اور جناب سپیکر صاحب، آپ کے توسط سے تمام لوگوں کو تو بریفنگ ہوئی ہے لیکن یہ کیسا امن ہے کہ ایک طرف امن، ایک طرف مذاکرات اور پھر ایک طرف جو ہے تو یہ تمام کارروائی ہو رہی ہے اور۔۔۔۔

دعائے مغفرت

جناب سپیکر: پہلے تو دعا کرتے ہیں، میرے خیال میں یہ مفتی جانان صاحب کی جگہ ابھی مفتی فضل غفور صاحب کو ہم لے لیں گے، مفتی فضل غفور صاحب، تاکہ مفتی صاحب کو تھوڑا چینج بھی کر لیں نا۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ اچھا ابھی اس پر، آپ بات جاری رکھتے ہیں کہ۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں چاہتی ہوں کہ تمام جو پارلیمانی لیڈرز ہیں، وہ اگر بات کر لیں، یہاں پر اور لوگ ہیں، تو وہ بات کر لیں گے۔ میں نے صرف یہ شکریہ ادا کرنا تھا ڈپٹی سپیکر صاحب کا، آپ کی چیئر کا اور تمام ہاؤس کا کہ انہوں نے 100 طلباء کا مستقبل جو ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے بعد اس ہاؤس نے اس کو بچا لیا۔

جناب سپیکر: مولانا لطف الرحمان صاحب۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ زه ستاسو مخکښې او د دې نه مخکښې به یو اهم خبره ستاسو مخکښې کیږدم چې صوبائی حکومت لګیا دے د دیر اپر او دیر لوئر او د ملاکنډ ډی سی اوګان بدلوی او پوزیشن ئے دا اختیار کړے دے، خبره دا وائی چې امن و امان هلته خراب دے، زه چونکه د اپوزیشن ممبر یم او د دیر پائین اوسیدونکے یم، زما دا یقین دے چې څومره دیر اپر او دیر پائین کښې امن دے، دا بل ځائے کښې دومره ماته نه ښکاری او د ملاکنډ ډی سی او یو میاشت کیږی چې راغلے دے، زمونږ دا یره ده چې که بالفرض محال صوبائی حکومت بلدیاتی الیکشن کوی، دا انتظامی تبدیلئ چې په دې ټائم کښې دوئ کوی، دوئ ښکاری دا سې چې د دوئ نیتونه دې لوکل باډیز الیکشن ته صحیح نه دی، روغ نه دی، لهذا زما دا درخواست دے چې په دې ټائم کښې انتظامی تبدیلئ نه دی پکار۔

جناب سپیکر: جناب لطف الرحمان صاحب۔

تعلیمی ایمرجنسی کا نفاذ اور اس پر بحث

مولانا لطف الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آج ایجوکیشن کے حوالے سے، ایمرجنسی کے حوالے سے اور ہیلتھ کے حوالے سے آپ نے اجازت دی، اس پر بحث کرنے کیلئے تو جناب سپیکر! یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور ایجوکیشن کے حوالے سے میں وہ تقریر بجٹ کی یاد دلانا چاہونگا کہ اس میں ایجوکیشن ایمرجنسی کے حوالے سے بات کی گئی تھی اور جب ہم نے اس پر بات کی تو جواباً

سراج الحق صاحب نے طنزاً ہمیں یہ کہا کہ ایمر جنسی لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید مارشل لاء آگیا، اس کو ایمر جنسی سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ایمر جنسی ہم تعلیم میں، اس وقت تک ہمارا جو طبقاتی نظام ہے، اس کو ایک سطح پر لانا ہے، اس حوالے سے ہم ایک ایمر جنسی لائیں گے تاکہ ہم لوگوں کو Equal تعلیم دے سکیں۔ تو جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا تقریباً کوئی دوسرا بجٹ آنے والا ہے اور اس میں پھر ایک تقریر ہو گی تو مجھے ذرا یہ بتایا جائے کہ آج تک جو تعلیمی ایمر جنسی کے نفاذ کا گورنمنٹ کی طرف سے اعلان ہوا تھا تو مجھے یہ بتایا جائے کہ کیا آپ پرائیویٹ سکولوں کو سرکاری سکولوں کی سطح پر لے آئے ہیں؟ اس کا نصاب تعلیم کیا سرکاری سکولوں کے حوالے سے بن چکا ہے یا سرکاری سکولوں کا جو نصاب تعلیم ہے، وہ آپ پرائیویٹ سکولوں کے برابر لے کر آئے ہیں، اس میں بہتری لے کر آئے ہیں؟ جناب سپیکر، ہمیں یہ بتایا جائے کہ کیا اساتذہ کو اس حوالے سے ٹریننگ دی گئی ہے، کیا اس کا تعلیمی لیول یہ ہے کہ اس کو پرائیویٹ سطح تک لے جایا جا سکے؟ اور کیا مدارس کا جو نظام تعلیم ہے، کیا وہ آپ سکولوں میں لا سکے ہیں یا کوئی سکولوں کا نظام تعلیم آپ مدارس میں لیکر جا سکے ہیں؟ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے تو آج تک، تمام ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، مجھے اس حوالے سے کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی اور اس حوالے سے کہ وہ جو طبقاتی نظام کو ختم کرنا ہے تو مجھے آپ بتائیں کہ اس حوالے سے کونسا طبقاتی نظام جو ہے، آپ اس کو برابری کی سطح پر لا سکے ہیں؟ جناب سپیکر، نصاب کے حوالے سے بھی اگر بات کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پورے دورانیے میں جو میں نے مختلف Timings پر یہ بات کی کہ آخر یہ اسمبلی ہے، صوبائی اسمبلی ہے اور اس میں ہمارے تمام صوبے کی نمائندگی یہاں پر موجود ہے اور ان کو بتایا جائے تسلسل کے ساتھ کہ آپ ایجوکیشن کے حوالے سے کیا پالیسی لا رہے ہیں، اس میں تبدیلی کیا لا رہے ہیں؟ ہمیں جو معلومات مل رہی ہیں، ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ این جی اوز کے ساتھ انکی میٹنگز چلتی ہیں اور بعض خفیہ اجلاس ان کے ہوتے ہیں، اسلام آباد میں اجلاس ہوتے ہیں، یہاں پر پی سی میں شاید کوئی اجلاس ہوتے ہیں اور اس میں صوبے کی طرف سے کوئی دو تین نمائندے، ان کو بلایا جاتا ہے ایجوکیشن سے تاکہ دوسرے لوگوں تک وہ انفارمیشن نہ جا سکے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سوچتے ہیں کہ شاید جو بات کلیئر نہیں ہوتی تو ہم بھی یہاں پر بات کرتے ہیں کہ کیا ایجوکیشن کو این جی اوز کے حوالے کیا جا رہا ہے؟ تو جناب سپیکر، اس حوالے سے حکومت کی طرف سے کوئی لائحہ عمل ہمارے سامنے

نہیں ہے، نہ اسمبلی کے سامنے کوئی بات آئی ہے، نہ اس پالیسی کے حوالے سے ہمیں ممبران کو کوئی انفارمیشن دی گئی ہے۔ تو جناب سپیکر، ہمارے جو علاقے ہیں، دور دراز کے علاقے ہیں، ہمارے تمام اس اسمبلی کے ممبران جن علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے سکولوں کی جو صورتحال ہے، ہمارے پاس بہت سارے سکولز ایسے ہیں کہ وہ آج بھی بند پڑے ہیں، جن میں ٹیچر نہیں جاتا، ہمارے پاس لوگ آتے ہیں کہ جی ہمارے سکول میں ٹیچر نہیں آتا تو آپ مہربانی کر کے ہمیں کوئی ٹیچر دے دیں اور فلاں سبجیکٹ کا ہمارے پاس ٹیچر نہیں ہے، فلاں سبجیکٹ کا ٹیچر نہیں ہے تو ہمیں ٹیچر مہیا کیا جائے، تعلیم دی جائے۔ تو جناب سپیکر، یہ تو ہمارے صوبے کے بچوں کا بنیادی حق ہے کہ ان کو تعلیم دی جائے، اچھی تعلیم دینی چاہیئے، ہمارے اس ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حوالے سے ان کو تعلیم ملنی چاہیئے جو کہ اس تعلیم سے ہمارے دور دراز کے پسماندہ علاقے محروم ہیں تو مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر ایمرجنسی کا نام کیا ہے، ایمرجنسی کا مطلب کیا ہے؟ تو ہمیں سمجھایا جائے کہ آخر آپ اس تعلیم کے حوالے سے آگے لائحہ عمل آپ کا کیا ہے اور سال پورا ہونے کو ہے جو ہمیں اس حوالے سے کوئی معلومات نہیں ہیں، کوئی تبدیلی، کوئی اس میں بہتری کی طرف ہم سمجھتے ہیں کہ کوئی ایسی چیز ہمارے سامنے نہیں آئی اور کیا ہم یہ ماحول دے سکے ہیں اس دورانیے میں کہ ہم نے اپنی تعلیم کے حوالے سے اپنے بچوں کو اس طرف یہ ماحول دیا ہو کہ وہ بچے جو تعلیم نہیں حاصل کر رہے اور ہم نے ان کو ایک ایسا انوائرنمنٹ دیا ہو کہ آگے سکولوں میں آئے اور وہ بچے تعلیم حاصل کر سکیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور سنجیدگی سے اس مسئلے کو لینا چاہیئے کہ ہم اس حوالے سے کیا تبدیلی لا رہے ہیں؟ کیا ہم تعلیم کے حوالے سے کر رہے ہیں، کیا ہم نے ریزلٹ کے حوالے سے کوئی، پہلے ہم اس لیول پر تھے اور آج ہم اس لیول پر چلے گئے ہیں؟ تو مجھے اس حوالے سے کوئی تبدیلی نظر نہیں آ رہی تو ہمیں خالی نعرہ دینا اور تعلیم کے حوالے سے ایمرجنسی کی بات کرنا اور بظاہر اس میں کچھ نہ ہو اور صرف نعرے کی حد تک ہو جناب سپیکر، تو یہ انتہائی افسوس کی بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہمیں سنجیدگی سے سوچنا چاہیئے اور یہ کہ ہمارا بلدیاتی نظام آئے گا، جب آئے گا اور جب آتا ہے اور ویلج کونسل اور اس لیول پر بات ہو گی تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تعلیم کا اس لیول کا حصہ آپ اس لیول پہ ان لوگوں کو دینا چاہتے ہیں تو شاید وہ کامیاب نہ ہو سکے اس میں، تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایمرجنسی کی بات کی جاتی ہے تو اس میں اس

کو سامنے رکھ کر بات کی جائے اور وہ جو طبقاتی نظام کی بات ہوئی ہے تو اس کیلئے کیا پالیسی سامنے آئی ہے؟ تو جناب سپیکر، ہم نے پہلے بھی کہا ہے کہ اسمبلی کو بتایا جائے، ممبران کو بتایا جائے اور ان کو اعتماد میں لینا چاہیے اور جہاں تک ہیلتھ کے حوالے سے بات ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ویسے بھی ہمارا یہ پورا صوبہ اس وقت جس صورتحال سے سے نبرد آزما ہے، جس صورتحال کا اس کو سامنا ہے تو ہمیں آئے روز ہاسپٹلز میں ایمرجنسی نافذ کرنا ہوتی ہے کہ ابھی فلاں جگہ پہ واقعہ ہوا ہے اور اتنی لاشیں، اتنے زخمی آرہے ہیں اور اس کی وجہ سے ہم وہ ہسپتال میں ایمرجنسی نافذ کرتے ہیں اور پھر جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے بھی جو بہتری ہیلتھ کے حوالے سے آنی چاہیے اور صرف پشاور کی بات میں نہیں کر رہا ہوں، ہمارے اضلاع ہیں اور اسمیں جو ہاسپٹلز ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ اس کو باقاعدہ پورے اس سے کہ جو بات حکومت کر رہی ہے ایمرجنسی کے حوالے سے کہ ہم ہیلتھ کے حوالے سے لوگوں کو ہیلتھ کی سہولت دے سکیں گے اور ان کو باہر جانے کی ضرورت نہیں ہوگی تو وہ ضرورتیں اسی طرح برقرار ہیں۔ تمام اضلاع میں وہ ضرورت اور وہ، ہسپتال، وہ ضرورتیں جو ہیں وہ اسی طرح برقرار ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت تقریباً کوئی آٹھ مہینے ہونے کو ہیں لیکن ابھی تک ہمیں کوئی بہتری اس حوالے سے نظر نہیں آئی۔ وہ علاج معالجے کی جو سہولت اس کو اپنے ڈسٹرکٹ میں ملنی چاہیے وہ ابھی تک ہمیں نظر نہیں آرہی اور جو میں نے کہا کہ صورتحال جس طرح آپ کے اس خطے کی ہے، اس کو فوری طور پر ہسپتال میں ضرورت ہوتی ہے، وہ اس ضرورت کو وہ ہسپتال پورا نہیں کر سکتا تو جناب سپیکر، اس پہ گورنمنٹ کو توجہ دینی چاہیے، یہ دو، ہیلتھ اور ایجوکیشن انتہائی بنیادی ضرورت ہیں، بنیادی حق ہے انسان کا کہ اس کو وہ سہولت ملے اور وہ سہولت حکومت کی ذمہ داری ہے اور جب کہا جاتا ہے ایمرجنسی کے حوالے سے تو پھر ہم سمجھتے ہیں کہ واقعتاً اس میں کوئی ایمرجنسی کا نفاذ ہوگا اور اس میں بہتری آئے گی لیکن جناب سپیکر، اگر چیز اسی جگہ پر رکی ہوئی ہو تو مجھے اس ایمرجنسی کی سمجھ نہیں آتی تو یہ چند گزارشات تھیں سپیکر صاحب! بہت بہت شکریہ۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جناب سکندر خان۔ میڈم، اچھا میڈم معراج۔

محترمہ معراج ہمایون خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔

جناب شاہ فیصل خان: جناب سپیکر، زه یوه خبره کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: اود ریږه دا دغه وکړی نو۔

جناب شاہ فیصل خان: جناب سپیکر، زه د ضلع هنګو د پولیس د ناروا سلوک باره کښې تاسو ته خبره کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو ته زه موقع درکوم، دا میډم چې خبره وکړی نو تاسو دې نه پس به خبره وکړئ۔

جناب شاہ فیصل خان: زه جی، بس واک آؤټ کوم۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: نہیں، یہ کیا مسئلہ ہے، میں تو نہیں سمجھ سکا، اچھا وہ میں نے لوگ بھیج دیئے۔ اچھا بات کر لیں آپ۔

محترمہ معراج ہمایون خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره مهربانی سپیکر صاحب! چې ما له مو ټائم راکړو۔ دا ډیره یو اهم مسئله ده نن چې کوم مونږ پرې بحث کوؤ او زما خپل خیال دا دے چې د دې د پاره دا یو ورځ او دا لږ وخت چې مونږ دومره لیټ هم شروع کړه اسمبلی، نو دا ډیر لږ دے ځکه چې ایجوکیشن خو یو داسې سیکټر دے چې هغې د پاره ډیره توجه پکار ده او ډیر په دې باندې بحث ومباحثه پکار ده ځکه چې مونږ مخکښې نه یو روان، وروستو روان یو۔ کله چې دا حکومت جوړ شو، مونږ ته وئیلی شوی وو او د دوؤ اتحادی جماعتونو کښې په دې باندې لږ اختلاف هم وو، اخبارونو کښې به راتلل ځکه چې یو اتحادی وئیل چې دا به مونږه اخلو او بل ورکوله ورله نه، ځکه هغوی دا وئیل، Statements به دا راتلل چې مونږ ډیره ښکلې یو Strategy جوړ کړې ده او مونږ یو پلان جوړ کړے دے، پوره پلان دے او هغې باندې عمل به مونږ کوؤ، مونږ سره Experienced consultants دی او مونږ سره یو داسې پلان دے چې هغه به د دنیا د کومې حصې سر کښې چې ایجوکیشن وی نو هغې سره به مقابله کوی او وئیل به ئے چې مونږ سره Sponsors دی، د هر یو سکول د پاره به Sponsors وی نو د سکول هغه Environment چې دے نو هغه به یو دم تاسو وګورئ چې هغې

کښې څومره فرق راځي۔ هغه چې ختم شو، چې راتله خبرو ته بیا ورکنګ ګروپس جوړ شول، هغه ورکنګ ګروپس په پېښور کښې نه وو ناست دلته کښې، دلته کښې میټنګونه نه کیدل، مونږ به تلو اسلام آباد ته او ډیر هائی کلاس مونږ له انتظام وو، ډیر هائی کلاس ماحول وو او هغې کښې مونږ هغه ډسکشن کولو، زاړه چې کوم ورکنګ پیپرز وو، زاړه چې کوم پلانز وو، زاړه چې کوم Strategies راغلې وې، څه Proposals راغلی وو، هغې ته هډو چا کتلی هم نه وو، د نوی سر نه بیا خبرې اترې شروع شوې او هغه مونږ کافی وخت په هغې باندې ضائع کړو یا مونږ استعمال کړو، ښه استعمال کړو او مونږ یو Strategy جوړه کړه په هغې کښې، هغه Present مو کړه د صوبې مشر ته، د صوبې چې زمونږ چیف منسټر صاحب وو او کوم جماعت چې حکومت کښې دے، د هغې مشر ته مونږ ورکړه او هغه قبوله شوه او هغه پاس شوه، هغه Strategy چې وه هغه اته پوائنټس باندې وه، اته پوائنټس هغې کښې وو او هر څه پکښې Cover شوی وو۔ ډیره ښه Strategy وه، Complete وه، هغه په هر لحاظ باندې خو چې اوس پراګریس ته راشو، لس میاشتې تیرې شوې، هغې باندې څومره کار وشو، څومره عمل وشو، هغه مونږ ته څوک واضحه کوی نه۔ که تپوس کوؤ، وائی کار روان دے هغه کیږی، زه به صرف هغې کښې اهم خبرو باندې خبره وکړم او هغه خبرو باندې چې کوم هغوی Strategy کوی 14-2013 د پاره ایښودې شوې وه، پلان خو چې وو نو هغه خو د دې ټول پینځو کالو د پاره دے خو 14-2013 د پاره چې کوم اته پوائنټس وو او کوم Outcomes ئے ورته ښودلی وو نو هغې باندې مونږ خبرې کوؤ، هغې کښې ټولو کښې غټه خبره خو دا ده چې مونږ سره پینځویشت لکهه ماشومان چې دی نو هغه د سکول نه بهر دی، دا د پرائمری جماعت والا ماشومان چې دی، د پینځو کالو نه واخلئ یا څلور نیمو کالو نه واخلئ تر نهه کالو پورې، هغه پینځویشت کالو کښې هغه مونږ ورته هغه وخت پوائنټ آؤټ کړو چې دوئ له ایمرجنسی پکار ده، دا د ایمرجنسی نوم هم بیا راغلو چې ایجوکیشن ایمرجنسی پکار ده چې هغه د ورکنګ ګروپس فائنل میټنګ کښې دا دغه شو چې دا ولې به پینځویشت لکهه ماشومان زمونږ د سکول نه بهر وی نو سپیکر صاحب، هغې باندې هغه وخت فیصله وشوه، یو دم فیصله

وشوه چې ستمبر کښې به ایمرجنسي ډکلیئر کړو او مونږ دا ماشومان زر تر زره به دننه راولو چې دوئ خاورو ایرو کښې خرابیږی نه، هغه هغه، هلا هلا هلا وشوه، هغه ډیر لویه تماشه جوړه شوه او هغه وشوه چې ایمرجنسی ده او Enrollment شروع شو او دغه شو، بیا خبره ټپ کیښناسته۔ اوس دې وخت کښې مونږ ته پته نشته چې هغه پینځویشت لکهو کښې څومره دننه شول، هغه وخت کښې دوئ اووئیل چې دوه لکهه مونږ دننه کړل، دوه لکهه چې دننه شول، څه او به ئے منو چې دوه لکهه دننه شول، د هغه دریویشت لکهو څه چل وشو، هغوی لا هم هغه شان په کور کښې ناست دی یا د خاورو په ډیرو کښې یا د ګند په ډیرو کښې لګیا دی دغه کوی۔ دې نه علاوه اووه لکهه چې کوم ماشومان وو، سټیټسټیکس کښې راځی چې سکولونه زمونږه تباه شوی دی، څومره کالونه وشو چې هغه سکولونه تباه دی، دا حکومت مونږ ته دا نه ښائی، ډیپارټمنټ مونږ ته دا نه ښائی چې هغې کښې څومره بیا جوړ شول، هغه څومره تیار شول او دا ماشومان چې کوم کورونو ته لیږلی شوی وو، دوئ واپس راغلل که واپس رانغلل، که واپس رانغلل، چرته دی هغوی؟ هغوی کورونو کښې کیښناستل یا څه کوی هغوی، یا هغه ماشومانو سره شامل شول چې کوم د سکول نه بهر دی؟ دویم په ټیچر باندې زور دے، پخپله ایډمټ کوی، پخپله وائی چې څوارلس زره ټیچرز سپیکر صاحب! دې صوبه کښې نشته دے، څوارلس زره استاذان نشته دے۔ کوم سکول ته که بنده ځی، نن هم زه لاړم خپل سکول ته، نن هم چې لاړم، څوک دغه نشته، دا پوسټ خالی دے، دا پوسټ خالی دے، دا پوسټ خالی دے، دا پوسټ خالی دے، هغلته لاړو، دې ځائې ته لاړو، د هغې د پاره څه Strategy ده اخر؟ او څوارلس زره به څنګه مونږ Fill کوؤ او څه چل به کوؤ د دې د پاره، دا ماشومان به څنګه راولو او دا ټیچرانې به چرته نه پیدا کوؤ؟ دلته کښې خو مونږ لږ زور واچوؤ، په پرائمری سیکټر باندې واچوؤ چې پرائمری سکیشن د سیوا شی سپیکر صاحب! پرائمری سیکشن سیوا کوئ خو ورسره چې مډل بیا نه کوئ، دا خو پکار دی چې ټول یو ځائې روان وی، که مډل نه کوؤ، هائی نه کوؤ، هائر نه کوؤ، پوسټ ګریجویټ سټډی نه کوؤ نو استاذان به چرته نه راځی، ډاکټران به چرته نه راځی؟ هغوی به نه راځی، یو داسې Strategy چې برابر

روانه ده او هغه Adopt کیږی، هغه سوچ نشته دې زمونږ ډیپارټمنټ کښې، هغې باندې خبرې اترې نه کیږی چې که مونږ څوارلس زره استاذان پیدا کوؤ، چرته نه پیدا کوؤ، څنګه به پیدا کوؤ، هغوی Qualified دی، Experienced دی که نه دی؟ خبره کیږی چې مونږUniformity راولو، انګلش میډیم به جوړوؤ او انګلش میډیم به د دې بل کال نه هډو شروع کوؤ، انګلش میډیم به څوک ښائی، شته دی مونږ سره استاذان؟ زما چې څومره معلومات دی، یو مونږ ډیر کوشش کړے وو، دلته کښې په ټیچر ټریننګ انسټی ټیوټ کښې مو لینګویج لیبارټری جوړه کړې وه، افسوس خبره ده چې هغه لینګویج لیبارټری چلولو والا څول نشته دے، هغې باندې څوک نه پوهیږی چې دا انګلش لینګویج به مونږ دلته کښې څه اوښایو؟ که هغه هم اپریشنل وه نو کم ازکم خلقو به پخپله Self study باندې هم انګلش ایزده کړے وو، پوهیږم نه چې انګلش به ښائی څوک؟ دلته کښې خبرې کوی چې ټریننګ به ورله ورکوؤ سپیکر صاحب، څنګه به ټریننګ ورکوی، څومره به ټریننګ ورکوی؟ یو Effective training د پاره خو کم ازکم دونیمې میاشتې لګی چې یو دونیمې میاشتېContinue یو ټریننګ وشی، که څومره سیوا کیږی، که شپږ میاشتې کیږی، هغه زیات ښه دے خو که ایمرجنسی وی نو څه دونیمې میاشتې هم یو ټریننګ یو ټیچر له ورکړې او بیا ورله Refresher courses په هر یو ټرم کښې، سمسټر کښې ورله Refresher course ورکوئ نو هله به څه ترې نه جوړیږی. دلته خو وائی چې یو ورځ ټریننګ به ورکوؤ ټیچرله، اوس آیا سپیکر صاحب! یو ورځ ټریننګ کښې یو استاد دې حد ته رسیدے شی چې هغه به انګریزی وښائی؟ چې کوم بنیادم پښتو کښې سبق ښودلے وی یا اردو کښې ئې سبق ښودلے وی، هغوی نه به مونږ دا توقع کوؤ چې هغه به یو دم بدلیږی، هغه انګلش میډیم ته. بل آیا دې صوبې دا فیصله کړې ده، دې خلقو دا فیصله کړې ده چې زمونږ به انګلش میډیم وی؟ زما په خیال ما وئیل اوس کوم دا شان

ذکر، 80 فیصد نه دی نو 60/ 65، 70 فیصد عوام خو وائی چې مونږ له د پښتو میډیم آف انسټرکشنز وی ځکه چې پښتو خو هر څوک دا منی چې پرائمری لیول باندې چې خپله مورنئ ژبه کښې سبق اوښودلے شی نو هغه ماشوم زیات ښه ایزده کولے شی، نو په دې باندې نور نه یم پوهه چې دا څنګه یو دم په دې دغه

باندې پە دې صوبە کښې د انګریزئ دا فیصلە وکړه؟ زمونږ خو خپل Recommendation دا وو چې دا خو فری پریښودل پکار دی، جدا جدا لینګویجز دی، دلتە کښې هر یو ژبې لە موقع ورکول پکار دی چې هغە د ډیویلپ شی۔ د حکومت دا کار دے چې هغې لە تدریسی کتابونە ولیکلی شی او هغې لە سپلیمنټری ریډنګ میټریل ملاؤ شی۔ سپیکر صاحب! هغە چې ټیکسټ بک بورډ خبره نە کوی، ټیکسټ بک بورډ مونږ تە دا نە وائی، مونږ لە دا معلومات نە راکوی چې آیا د پښتو کتابونە او سپلیمنټری ریډنګ یا د ټیچرز د پاره ایجوکیشن میټریل چې دی، هغە جوړیږی کە هغە نە جوړیږی سپیکر صاحب! نو پە پتە باندې نە پوهیږو چې هغە کلیئر کیدو پە ځائې باندې چې ایجوکیشن یو داسې سیکټر وی چې بندە پکار دە چې پوهە وی چې زما Objectives څە دی، زە کوم ځائې تە خپل دا قوم رسول غواړم، څە Achieve کول غواړم پە دغە کښې، څنګە قسم یو بنیادم جوړول او ښە انسان زە جوړول غواړم پە دې صوبە کښې خپل، هغە نشتە دے ، Objectivesچا تە کلیئر نە دی، ایجوکیشن ډیپارټمنټ تە کلیئر نە دی، هغە واړه واړه ایډهاک غوندې قدمونە اخلی او فیصلې اخلی او سر تە خبره نە رسوی نو دا ډیر زیات د افسوس خبره دە، ډیره تکلیف دە خبره دە، افسوس والا خبره نە دە، هغە ډیر تکلیف دە خبره دە۔ بیا دوئ وائی چې پرائیویټ سیکټر بە مونږ ځان سره Involve کوؤ ځکە چې یو ایمرجنسی دە نو حکومت سره دومره وسائل هم نشتە دے او دومره خلق هم نشتە دے ، دومره استاذان هم نشتە دے نو پرائیویټ سیکټر ډیر ښە کار کوی او دې وخت کښې چې زما څومره معلومات دی نو کم از کم Contribution 35% چې دے نو د ایجوکیشن هغە د پرائیویټ سیکټر دے ، کە هغە دا پرائیویټ سکولونە دی سپیکر صاحب! هغە Chains کوم شروع شوی دی یا د این جی اوز سکولونە دی چې هغوی چلوی، سنټرې چلوی یا یو بندە ئے پخپلە پە خپل سر باندې چلوی، هغە پرائیویټ سیکټر یا نور پرائیویټ سیکټر د پاره دوئ وائی چې مونږ بە داسې Incentives ورکوؤ، مونږ بە قرضە حسنە ورکوؤ، مونږ بە Orchard systemجوړوؤ، مونږ بە دا جوړوؤ، مونږ بە دا جوړوؤ، هغە لا پراګریس مونږ تە معلوم نە شو چې هغە پراګریس څە دے د هغوی، کلە دا بە شروع کیږی کلە بە نە شروع کیږی ځکە چې

پرائیویټ سیکټر نه ټپوس کوې نو پرائیویټ سیکټر باندې ئے بوجھ سیوا کړے دے، حکومت ټیکسز سیوا کړی دی هغوی باندې، رولز اینډ ریګولیشنز ډیر سخت دی، ورځ تر ورځه هغوی خپله ژاړی او دې حد ته راغلی دی چې مونږ هډو خپل دا سکولونه بندوؤ ځکه چې حکومت زمونږ شکریه نه ادا کوی چې زمونږ شکریه ادا کړی چې مونږ د هغوی ذمه واری اخستې ده، الټا ئے راباندې ډنډا راخستې ده چې تاسو داسې وکړئ، تاسو دغسې وکړئ۔ دغه شان سپیکر صاحب! دا آټھ پوائنټس ایجنډا چې کومه د دوئ ده، دا آټھ پوائنټس ریفارمز، که هغه هر یو راخلې نو هغې کښې هر یو کښې دغه شان دغه دی، هغه د 2013 اینډ 2014 که کوم اخلی نو هغه به کوی۔ دوئ وعده کړې ده چې مونږ به د زنانؤ د پاره ډیر خاص هغه Steps به اخلو او زنانؤ، جینکئ مونږ سیوا کوؤ ځکه چې اوس دې وخت کښې د جینکو کمے دے هغې کښې، نو د هغوی سکولونه به سیوا کوؤ او د هغوی هغه مانټرنګ او د هغوی هغه نتیجه او هر څه چې دی، هغه ښه کولو د پاره به مونږ، د ایجوکیشن ډیپارټمنټ کوم لوئې لوئې دفترې دی، کومې دفترې چې د دې ایجوکیشن ډیپارټمنټ لاندې راځی لکه بی آئی ایس ای شو، لکه ټیکسټ بک بورډ شو، لکه سیکرټریټ شو، لکه ډائریکټرز شو، نو دیکښې به مونږ فی میل آفیسرز لګوؤ۔ اوسه پورې زما خیال دے په سیکرټریټ کښې خو هم مونږ چرته ایډیشنل سیکرټری یا جوائنټ سیکرټری یا پلاننګ آفیسر، زما خیال دے اوسه پورې یو هم اپوائنټمنټ نه دے شوے، نه په ډائریکټریټ کښې شوے دے، نه خبر یم چې ټیکسټ بک کښې شوے دے، د بی آئی ایس ای خبره چې راغله، دا نن څومره خراب خبر مونږ ته ملاؤ شو سپیکر صاحب، د پیښور بی آئی ایس ای نه ټول ریکارډ غائب شو، اوس چرته لاړو چرته لا نه لاړو، دا خو د ګورننس حال دے، د ایجوکیشن ډیپارټمنټ د ګورننس حال دے چې یو د هغوی هغه اداره، هغه داسې Important اداره چې دلته کښې د Examination وخت راغلو او هغوی نه ټول ریکارډ غائب شو۔ دوئ وئیل چې بی آئی ایس ایز به ټول Re-structure کوؤ، دا به بیا د سر نه سټډی مونږ کوؤ او دیکښې به ګورو چې دیکښې څه دغه دی ځکه چې زمونږ د Examination system خو هډو Examination system پاتې شوے نه دے، هر کال چې کومه غلا، کومه غلطی

یا کوم ریزلټ راځی، هغه ټولو باندې ظاهره ده، مونږ ته هغه Re-structuring چې څه وشو او څه اونه شو۔ د غسې ټیکسټ بک بورډ به Re-structure کوؤ، سټډی به کوؤ، هغه چې کوم بکس جوړیږی، ټیکسټ بک بورډ کښې لیکلی کیږی، آیا زمونږ د Curriculum سره Aligned دی که Aligned نه دی؟ Curriculum مونږ یو وایو چې دا به وی او ټیکسټ بکس چې راځی نو هغه څه بل څه بیا وائی نو هغه ټوټل د استاذ او د هغوی په مینځ کښې هغه سوچ، هغه بالکل تضاد پیدا کوی۔ سپیکر صاحب، دا ډیر د افسوس خبره ده، وئیل چې Loans به ورکوؤ، Loans چرته دی Adult literacy وائی چې د نورلس کالو نه واخلئ ترانچاس کالو پورې کوم خلق پاتې شوی دی د تعلیم نه، هغوی د پاره به مونږ یو ایمرجنسی سکیم شروع کوؤ، ایمرجنسی پروګرام به شروع کوؤ او دوئ له به سنټرې کهلاویږی او د دوئ د راوستلو د پاره به داسې پچیس سټوډنټس به وی، یو ټیچر به وی، هغه مونږ کهلاوول غواړو، هغې نه خبر نه یم چې هغې باندې څه وشوکه اونه شو۔ ګورننس کښې به ئے وئیل چې Transparency به وی، Accountability به وی، Autonomy به وی، اوس هم مونږ خبریږو چې ټیچرز په خپله خوښه باندې رالیږی، د یو منسټر خپله خوښه ده چې هغه بدلیانې کوی، د یو ځائې نه ئے واخلی بل ځائې ته ئے، زه د خپل صوابئ ضلعې نه خبر یم چې هغلته نه راته رپورټ راځی، د پیښور نه خبریږم چې هغلته کښې رپورټ راځی، فی میل سره مو زیاته واسطه وی، د فی میل نه خبر شم چې د چارسدې نه ئے اوچته کړه هغه ځائې ته ئے اولیږله، دلته نه ئے اوچته کړه، هغه پله ئے رااولیږله، نو هغه Accountability او Transparency هم نه ښکاریږی چې ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښې راغله۔ د Uniform curriculum خبره کیږی، په پته لا نه یو پوهه چې آیا د کوهاټ کیډټ کالج Curriculum به اخستې شی او زما د کلی جهنډئ سکول کښې هغه به لاګو کیږی، هغلته Apply کیږی به که یا زما د جهنډئ سکول، ګورنمنټ سکول چې دے، د هغې سلیبس به اخستے شی، هغه به په کوهاټ کیډټ کالج کښې دغه کیږی، دا څوک لا نه Clarify کوی راته چې څنګه به کوی، دا تضاد به څنګه ختمیږی؟ مونږ ټول منو چې دې وخت کښې درې قسم ایجوکیشنز دی مونږ سره، نو دا درې قسم ایجوکیشنز به څنګه مونږ ختموؤ،

آیا هغه به کموؤ، هغه به ورته کموؤ چې دې لیول ته به ئے راولو یا که دا لیول به مونږ اوچتوؤ، دا به مونږ څنګه اوچتوؤ؟ او بیا چې هغه دریم Stream دے چې کومې مدرسې دی، مونږ سره کوم مدارس چې دی چې کوم د ایجوکیشن ډیپارټمنټ د لاندې هډو راځی نه، د هغې به مونږ څه کوؤ، هغه به څوک چلوی، هغه به هغه شان چلوی نو مونږ څه کوؤ؟ بیا درېم قسم به هغه شان راځی یا د این جی اوز سکولز چې دی یا دا پرائیویټ په ګلو کښې چې سکولونه کهلاؤ شوی دی، هغه به څنګه کیږی؟ سپیکر صاحب، دا ډیر د فکر خبره ده، ډیر وخت شته دے نه ګنی خبرې ډیرې زیاتې دی چې اته پوائنټس یو یو هغه نور ډسکس کوم او هغې کښې بیا د لاندې Sub-points چې کوم دی نو هغه به بیا ډیر وخت واخلی نو زما څکه دا ریکویسټ دے چې په دې باندې ډیر سیریس سوچ پکار دے، دې اسمبلئ له سپیکر صاحب! څکه چې دلته کښې د سوچ والا کسان راغلی دی، نمائنده ګان دی د خپل قوم او د خپلو خلقو، نو تعلیم چې دے، زمونږ تباهئ طرف ته روان دے چې هر چرته لاړ شئ نو مونږ ډیر وروستو پاتې شوی یو څکه خو نور ملکونه لاړل Space ته اوختل او مونږ لا هغه ټانګې ته هم نه یو ختلی او دا دغه وجه ده چې زمونږ د ایجوکیشن سسټم دومره Low quality ده، دومره چې هغه هډو ایجوکیشن ګنړلے نشی نو دې د پاره زمونږ سټوډنټس چې دلته کښې ماسټرز وکړی، هغوی به بیا چې یورپ ته ځی او امریکې ته ځی نو هغوی باندې بیا ګریجویشن هم کیږی، هغوی باندې بیا دغه کیږی او مونږ سره ټوقې کیږی او لوبې کیږی څکه چې نه مونږ ډسکشن کولے شو، زمونږ دین، زمونږ د ملک، زمونږ د قوم، زمونږ ثقافت، زمونږ معاشره ټوله دې وخت کښې Threat دے ورته او دا دغه ماشومان، دغه سټوډنټان، دغه زمونږ چې دا نوے نسل دے، دوئ به پاځی او دوئ به Defend کوی، دا خپل دین به هم Defend کوی، خپل دا قومیت به هم Defend کوی، خپله معاشره به هم Defend کوی، خپل ثقافت به هم Defend کوی او که دوئ ته سم تعلیم ورنه کړے شو او د دوئ هغه Confidence building اونشو نو دوئ بل ملک کښې بیا خبره نشی کولے او دوئ به دغه شان هغه کیږی، رګره به خوری هر ځائې کښې او مونږ به دغه شان پسمانده پاتې شو۔ ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سرداراورنگزیب نلوٹھاصاحب۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں ایجنڈے سے ہٹ کر ایک چھوٹی سی بات ایک منٹ کیلئے کرنا چاہتاہوں کہ کل ڈسٹرکٹ پریس کلب مانسہرہ کے جنرل سیکرٹری پہ قاتلانہ حملہ کیا گیااور اسے شدید زخمی کیا گیااور ملزم فائرنگ کرکے وہاں سے دھندناتا بھاگ گیا۔ تو میں اس کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتاہوں اور آج جب میں پشاور کی طرف آرہا تھاتو راستے میں شاہراہ ریشم صحافیوں نے اس احتجاج میں بند کی ہوئی تھی اور انہوں نے مجھے یادداشت دی کہ ہماری یہ یادداشت ہے، وزیراعلیٰ صاحب یاوزیر اطلاعات صاحب تک پہنچائیں کہ جو ہمارے ایک بڑے ذمہ دار اور انتہائی شریف اور مانسہرہ ڈسٹرکٹ کے جنرل سیکرٹری کے اوپر حملہ ہواتواس کے جوملزمان ہیں، انہیں ڈی آئی جی ہزارہ کو ہدایت کی جائے کہ فی الفور انہیں گرفتار کرکے عدالت کے کٹہرے میں لایاجائے اور اس کیلئے میں پورے ہاؤس کی طرف سے اور بالخصوص مسلم لیگ نون کی طرف سے اس کی پرزور مذمت کرتاہوں اور جناب سپیکر صاحب! جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! معزز ارکین اسمبلی! مهربانی وکړئ۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: وزیراعلیٰ صاحب کا آفس نہیں ہے جی، یہ تو میرے خیال کے مطابق انہیں آفس میں ٹائم دیتے بھی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب، مظفر سید صاحب، تاسو لږ غلي شئ۔

(تالیاں)

سرداراورنگزیب نلوٹھا: اور آج وزیراعلیٰ صاحب اسمبلی میں آئے ہیں، آج اسمبلی میں تشریف لائے ہیں تو ہم بڑا شکریہ انکاادا کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بعد میں مل لیں۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: تو یقیناً وزیراعلیٰ صاحب دفتر میں ٹائم دیتے ہیں، میرے خیال کے مطابق اگر شاید دیتے ہوں تو یہ اپنے ایم پی ایز کو ٹائم دیتے ہیں لیکن اپوزیشن والوں کو کم دیتے ہیں اور اس سے یہ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ تو جناب وزیراعلیٰ صاحب! میں یہ بات کر رہا تھا کہ کل مانسہرہ کے ڈسٹرکٹ پریس کلب کے

صحافی پہ قاتلانہ حملہ ہوااور حملہ کرنے کے بعد ملزم دھندناتاہوا پورے شہر میں اس طرح بھاگ رہا تھا جیسے حکومت نام کی کوئی چیز نہیں اور میں جب آج اجلاس میں آرہا تھا تو شاہراہ ریشم بند تھی، صحافیوں نے روڈ بند کیا ہوا تھا احتجاجاً اور ایک گھنٹہ میری ریکویسٹ کے اوپر انہوں نے روڈ کھولا اور مجھے یہ یاداشت آپ کیلئے دی کہ وزیر اعلیٰ صاحب کو یہ ہماری یاداشت پہنچائیں یا وزیر اطلاعات صاحب کو، کہ ہمارے اس بھائی کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے، فوری طور پر ڈی آئی جی ہزارہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ ملزموں کو گرفتار کرکے عدالت کے کٹہرے میں لائیں اور اس صحافی کو انصاف دلوایا جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔Topic پہ، یہ Topic پہ بھی آئیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تو جناب سپیکر صاحب! ابرار تنولی، جنرل سیکرٹری پریس کلب ڈسٹرکٹ مانسہرہ اس کا نام ہے اور ہم اس کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ اگر صحافیوں کے ساتھ یہ حشر ہوا اور ہم انہیں کوئی تحفظ نہ دے سکے تو باقی دوسرے لوگوں کو کیا تحفظ، وہ کیا توقع رکھیں گے، تحفظ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: کہ ہمیں صوبائی حکومت کی طرف سے کیا تحفظ ملے گا؟ بہر حال میں نے آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا تھی تو ابھی میں جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جو تعلیمی ایمرجنسی اور صحت کے حوالے سے آج کے ایجنڈے میں، جس پر آپ نے مجھے موقع دیا بات کرنے کا تو جب وزیر اعلیٰ صاحب منتخب ہوئے اور اس ہاؤس کے اندر انہوں نے اپنی پہلی تقریر میں تعلیم کے حوالے سے بات کی تھی کہ میں تعلیم میں وہ اصلاحات لاونگا کہ غریب اور امیر کا بچہ یہ محسوس نہیں کرے گا اور اس کے اندر جو احساس کمتری ایک عرصے سے مبتلا تھی، وہ میں ختم کرنے کی کوشش کرونگا۔ تو ان نو مہینوں کے اندر جناب! آپ کی اس تقریر کے بعد میں پوچھنا چاہتا ہوں حکومت سے اور وزیر تعلیم صاحب سے کہ آپ نے کیا تبدیلی لائی؟ اور آج جو سپیکر صاحب! آپ نے تبدیلی لائی، میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ مولانا مفتی سید جانان صاحب کی بجائے آپ نے مولانا فضل غفور صاحب سے دعا کرائی تو یہ بہت بڑی تبدیلی ہے، خدارا اس تبدیلی کو کوئی عملی جامہ پہنائیں، ہم بڑے خوش تھے اور وزیر اعلیٰ صاحب کے جذبات کی میں قدر کرتا ہوں کہ انہوں نے جو حوصلہ دیا تھا اس اسمبلی کے تمام ممبران کو اور صوبے کے عوام کو اور ہم نے

دعا کی تھی اور ہم نے یہ عہد کیا تھا کہ وزیر اعلیٰ صاحب! آپ کے جذبات کو ہم سلام پیش کرتے ہیں اور آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے لیکن جناب سپیکر صاحب! میں نے کوئی تبدیلی، میں جس حلقے کی نمائندگی کرتا ہوں، میں جس حلقے کی نمائندگی کرتا ہوں، میں اس سے زیادہ واقف ہوں اور باقی بھی تمام ممبران صاحبان نے اگر کوئی تبدیلی دیکھی ہے، اس تعلیم میں میں نے سر! کوئی تبدیلی نہیں دیکھی ہے اور جناب سپیکر صاحب! یہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم حکومت کے ساتھ تعاون کرنا چاہتے ہیں سر، اگر یہ تعاون ہم سے لینا چاہتے ہیں، ہماری ذمہ داری ہے۔ چیف منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ اس اسمبلی کا ہر ممبر وزیر اعلیٰ ہوگا، میں اسی لئے زور سے کہہ رہا ہوں، وزیر اعلیٰ صاحب! میری بات سنیں، وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا تھا کہ میری اسمبلی کا ہر ممبر وزیر اعلیٰ ہوگا تو ہم بڑے خوش تھے کہ وزیر اعلیٰ صاحب ایک پرانے آدمی ہیں، اسمبلی میں ایک عرصہ سے آرہے ہیں، یہ حکومتوں میں بھی رہے ہیں، اپوزیشن میں بھی رہے ہیں اور بڑا تجربہ ان کے پاس الحمد للہ موجود ہے تو ہم نے یہ کہا تھا کہ تعلیم کے اندر جو آپ نے ایمرجنسی نافذ کی ہے، اس میں جو ہم سے تعاون ہو سکا، ہم خود سکولوں میں جائیں گے، اپنے اپنے حلقے کے سکولوں کو چیک کریں گے اور جو تعاون ہوا، ہم آپ سے کریں گے لیکن جناب سپیکر صاحب! اس کے علاوہ ضلعوں کے اندر، ضلعوں کے اندر سیکرٹری صاحب نے ڈی او صاحبان کو تعینات کیا ہوا ہے، میں بڑے افسوس سے جناب وزیر اعلیٰ صاحب! یہ سردار ادریس صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ڈیڈک کی میٹنگ یہ چیئر کر رہے تھے یہ پچھلے پندرہ بیس دن، تو وہاں پہ جب ہم نے کہا کہ سکولوں کی یہ حالت ہے اور ڈی او صاحبہ! آپ بالکل اس میں دلچسپی نہیں لے رہی ہیں تو ڈی او صاحبہ نے کہا کہ میرے پاس گاڑی ہی نہیں ہے تو میں کس طرح سکولوں میں جاؤں؟ تو یہ کس طرح تبدیلی آئے گی جناب! یہ ڈی او اور محکمہ کے ذمہ دار جو آپ نے ڈسٹرکٹ کے اندر بٹھائے ہوئے ہیں، اگر وہ سکولوں کو چیک نہیں کریں گے اور اساتذہ کی یہ حاضری یقینی نہیں بنائیں گے؟ جناب وزیر اعلیٰ صاحب! میرے حلقے کے اندر ایک ہائر سیکنڈری سکول ہے جو پچھلے دو سال سے چل رہا تھا، ان چھ مہینوں میں میں اس دن گیا ہوں، اس سکول میں سات ٹیچرز تھے، ہائر سیکنڈری سکول میں اور ان چھ مہینوں میں وہاں پہ دو ٹیچرز ہیں، پانچ ٹیچرز موجود ہی نہیں ہیں، وہ ٹرانسفر کرا کے ادھر ادھر چلے گئے ہیں۔ یہ آپ کے پاس سردار ادریس صاحب آپ کی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں، لور ہ ان کا حلقہ ہے، ان کے حلقے میں

ایک گرلز ہائر سیکنڈری سکول ہے، جناب! دو ٹیچرز ہیں،اس میں صرف دو ٹیچرز ہیں اور حاجیا گلی میں ایک گرلز ہائر سیکنڈری سکول ہے جی، کوئی ٹیچر وہاں پہ ہائر سیکنڈری کی نہیں ہے، تو کس طرح یہ تبدیلی تعلیم میں آپ لائیں گے؟ جناب! یہ ایمرجنسی جو آپ نے نافذ کی ہے، خدارا اس کے اوپر عمل درآمد کریں، لوگ بڑے خوش تھے کہ پرویز خٹک صاحب اور ان کی ٹیم تحریک انصاف کی حکومت کے آنے سے ہم تبدیلی محسوس کریں گے اور ہم سمجھتے ہیں کہ تعلیمی ایمرجنسی جو آپ نے نافذ کی تھی، جناب عالی! آپ نے Enrolment کی مہم شروع کی، یقیناً لوگوں نے بڑا تعاون کیا، بچوں کو داخل کیا سکول میں، لیکن جناب وزیراعلیٰ صاحب! بچے کہاں پہ، کیا آپ نے دیکھا ہے کہ وہ بچے کہاں پہ بیٹھتے ہیں، ان کیلئے آپ نے کوئی کمروں کا بندوبست کیا ہے، ان کیلئے آپ نے ٹاٹوں کا بندوبست کیا ہے، فرنیچر کا بندوبست کیا ہے؟ میرے حلقہ شہر حویلیاں میں جناب! ایک پرائمری سکول نمبر 1 ہے اور میری غیر موجودگی میں وہاں پہ کے ٹو ٹی وی چینل کے لوگ آگئے، مجھے انہوں نے ٹیلی فون کیا کہ آپ کے حلقے میں ہم آئے ہوئے ہیں، ذرا آپ سکول میں تشریف لائیں۔ میں جب وہاں پہ گیا تو دسمبر کا مہینہ تھا اور بچے خدا کی قسم ننگے فرش کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے، مجھے بڑی شرم آئی کہ میرے حلقے کے سکولوں کی یہ پوزیشن ہے کہ میں ٹاٹیں لوگوں کو نہیں دے سکا ہوں، فرنیچر تو دور کی بات ہے جناب! آپ تبدیلی لائیں گے تو لوگوں کو کچھ چیزیں دینگے، تب تبدیلی ہم محسوس کریں گے۔ جناب وزیراعلیٰ صاحب! منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں آج بھی دعوے سے کہتا ہوں، ہمارے سرکاری سکولوں کے جو ٹیچرز ہیں، ان کے بچے انگلش میڈیم سکولوں میں پڑھ رہے ہیں، سرکاری سکولوں کے اساتذہ، ٹیچرز کے بچے پرائیویٹ سکولوں میں پڑھ رہے ہیں تو پھر کس طرح ہمارے سرکاری سکولوں کے اوپر لوگوں کا اعتماد ہوگا سر؟ چاہیے تو یہ ہے، میں آج آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اگر آپ کا کوئی بچہ پڑھ رہا ہے سکول میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، آپ چیئر کو ایڈریس کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی سر جی؟

جناب سپیکر: چیئر کو ایڈریس کریں، ادھر۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، سوری سر۔ یہ ہم ان کو کہتے تھے آج۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں ادھر سے کریں، یہاں سے بات کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: لیکن سر، جب وہ ادھر مخاطب ہوتے ہیں، ان کو آپ نہیں کہتے ہیں حکومت والے۔ مجھے آپ نے Nominate کیا، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں سر۔ (تالیاں) تو جناب سپیکر صاحب، میں وزیر اعلیٰ صاحب سے، اگر کوئی بچہ پڑھتا ہے یا بچی پڑھتی ہے تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ آج یہ اعلان کر دیں کہ میں انگلش میڈیم سکولوں سے اپنے بچوں کو اٹھا کر سرکاری سکولوں میں داخل کروں گا، منسٹر صاحب بھی اعلان کریں، (تالیاں) میں بھی اعلان کروں، تمام وزراء اعلان کریں، پھر ہم سرکاری سکول، پرائمری سکول میں، مڈل سکول میں، ہائی سکول میں جائیں گے، اپنے بچے کی حالت دیکھنے کیلئے تو ساتھ ٹیچر صاحبان کو ڈر ہو گا، ڈی ای او صاحبان کو ڈر ہو گا، محکمے کو پریشانی ہو گی کہ کل کوئی منسٹر آ جائے گا اپنے بچے کو ملنے کیلئے اور سکول کی یہ حالت۔ دوسری بات سر! یہ ہے کہ میرے حلقے کے اندر جتنے ہائی سکول ہیں، وہاں پہ کوئی سائنس ٹیچر نہیں ہے تو مجھے بتائیں سر! سائنس ٹیچر جب سکول میں نہیں ہے تو وہ بچے کس طریقے سے انگلش میڈیم سکولوں کا مقابلہ کریں گے؟ اور میں سمجھتا تھا، جب وزیر اعلیٰ صاحب نے یہاں پہ اعلان کیا تو مجھے سب سے زیادہ خوشی ہوئی کہ اب ان سکولوں کی حالت بہتر ہو گی، ہمارے بچے سکولوں میں تعلیم کے حوالے سے بہتری کی طرف جائیں گے تو جناب سپیکر صاحب! ایک تبدیلی، سی ایم صاحب سے میں درخواست کروں گا کہ میری بات کو مائنڈ نہ کریں، جو تبدیلی میں نے محسوس کی ہے، وہ تبدیلی یہ ہوئی ہے کہ جناب! ہمیں ایک پرائمری سکول ملا ہے اپوزیشن کو اور ایک میرے خیال کے مطابق انہوں نے اپ گریڈ، ہمارا پرائمری ٹو مڈل کیا ہے اور اپنی پارٹی کے لوگوں کو تین تین، چار چار سکول دیئے ہیں، یہ تبدیلی لائے ہیں۔ تو میرا یہ خیال ہے سر، میرے بعد آپ بالکل بات کریں، سپیکر صاحب! میرے بعد سی ایم صاحب ضرور بات کریں، میں ان کا شکریہ ادا کروں گا، میری باتوں کا جواب دیں۔ جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، دس دس کلو میٹر، بچوں کی بات میں نہیں کرتا، میں بچیوں کی بات کرتا ہوں، دس دس کلو میٹر پیدل چل کر 9th اور 10th کلاس پڑھنے کیلئے بچیاں پیدل چل کر آتی ہیں، نوجوان بچی ہوتی

ہے، میں آپ کو مثال دیتا ہوں، سردار ادریس صاحب جانتے ہیں، ناڑا ایک گاؤں ہے، وہاں سے بچیاں پیدل چلکر حاجیا گلی آتی ہیں، جناب سپیکر صاحب! میرا تعلق مسلم لیگ نون سے ہے، میں اپوزیشن میں ہوں، میرے حلقے کے عوام نے کیا قصور کیا ہے؟ میرے حلقے کے عوام کو اس بات کی سزا نہیں ملنی چاہیے، کسی اور ممبر کے حلقے کے عوام کو اس بات کی سزا نہیں ملنی چاہیے اور جو ڈیمانڈ ہے، میں سی ایم صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر مجھے مڈل سکول چاہیے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں معذرت سے کہتا ہوں، آٹھ بجے تک ہم اجلاس ختم کریں گے تو بس ابھی ایک دورہ گئے ہیں، سی ایم صاحب بیٹھے ہیں، وہ بھی Respond کریں گے اور منسٹر صاحب اس کا Proper response وہ دیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Kindly آپ مختصر کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں آگے بات نہیں کر سکتا جناب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہ آٹھ بجے تک ہم نے وہ Wind up کرنا ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں کوئی تجویز، سر! میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہمارے مہتاب صاحب نے بھی بات کرنی ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں سپیکر صاحب! تجویز دینا چاہتا ہوں، اگر حکومت کو اچھی لگے تو میں کچھ تجویز دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جو میری بات مکمل نہیں ہوئی ہے، اگر آپ مہربانی کریں تو مجھے دو چار لفظ میں میں اپنی بات کو مکمل کر دوں سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بسم اللہ، بس جلدی، مختصر کریں پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ہیلتھ میں سر، چونکہ ٹائم تو بہت تھوڑا ہے میرا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے میں صرف ایجوکیشن ہے، باقی ہم وہ کل کریں گے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ہیلتھ میں منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پولیو۔
سردار اورنگزیب نلوٹھا: ہیلتھ میں منسٹر صاحب محنت کر رہے ہیں، اللہ انہیں اور بھی طاقت دے، اور بھی توفیق دے اور میں ان کیلئے بھی دعا کروں گا اور ہم آپ سے تعاون کرنا چاہتے ہیں سر، آپ بالکل ہمیں اپنا دشمن نہ سمجھیں، ہم چاہتے ہیں کہ تحریک انصاف کی حکومت اپنا Role play کرے صوبے کے اندر، کچھ صوبے کے اندر بہتری لائے، ہم ان شاء اللہ آپ سے بھرپور تعاون کریں گے۔ میں ہیلتھ منسٹر صاحب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ 2013 میں جو پولیو کے حوالے سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ پولیو کا جو ایشو ہے، وہ بھی ساتھ ڈسکس کر لیں اسے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: وہ تو محترم مولانا لطف الرحمان صاحب نے بات کی ہے۔

جناب سپیکر: Okay، اچھا اچھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب، پولیو کے حوالے سے لطف الرحمان صاحب نے بات کر دی ہے، سردار صاحب بات کریں گے، بابک صاحب، میں جو بات ضروری ہے، میں کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آج اس طرح کر لیں، آج صرف ایجوکیشن پہ بات کریں، ہیلتھ پہ سیکنڈ ہو جائے گا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، ہیلتھ کے حوالے سے میں ایک بات، میں نے کر دی ہے بات، سر! میں نے بات، میں نے Appreciate کر دیا ہے منسٹر صاحب کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: بالکل آپ پریشان نہ ہوں سر، میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ 2013 میں ایک بل آیا تھا اسمبلی میں، جس میں تمام کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کے حوالے سے اسمبلی میں بل پاس ہوا تھا، تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ کیا ایوب میڈیکل کمپلیکس کے جو لوگ کنٹریکٹ پہ بھرتی ہوئے تھے، ان کو ریگولر کیوں نہیں کیا گیا؟ میں صرف یہ ان سے بات کرنا چاہتا ہوں اور دوسری بات میں منسٹر صاحب سے یہ کرنا چاہوں گا، ہیلتھ منسٹر صاحب اگر متوجہ ہوں تو جناب! حویلیاں آر ایچ سی کیلئے۔۔۔۔

(عشاء کی اذان)

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! آپ مہربانی کریں، مختصر، بس ختم کریں، ابھی اور بھی باقی ہیں تاکہ ہم۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: بس صرف ایک منٹ سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں جی۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: صرف ایک منٹ سر، منسٹر صاحب نے بجٹ اجلاس میں اعلان کیا تھا کہ جو حویلیاں ہسپتال جواپ گریڈ ہوا ہے، اس کے Equipments جو ہیں، وہ میں 30 جولائی تک بھیج دوں گا، خیر ہے لیٹ ہو گئے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن مجھے افسوس اس بات پہ ہوا ہے کہ سردار ادریس صاحب کا تعلق پی ٹی آئی سے ہے اور جولورا کا ہسپتال اپ گریڈ ہوا ہے، وہ اے ڈی پی میں بھی اس کے پیسے نہیں تھے، اس کا ٹینڈر لگ گیا اور میرے اس حویلیاں کے ہسپتال کا ٹینڈر ابھی تک نہیں لگا ہے، ایک بات اور دوسری بات سر! میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ مرکزی حکومت نے پی پی ایچ آئی کا نوٹیفیکیشن کر دیا تھا، اس کو ختم کرنے کا، تو میں حیران ہوں کہ ابھی تک پیرامیڈیکل، کل بھی لوگوں کا ایبٹ آباد میں احتجاج ہوا، مانسہرہ میں احتجاج ہوا تو منسٹر صاحب نے ابھی تک اس پی پی ایچ آئی کو ختم کرنے کا کیوں اعلان نہیں کیا، انہوں نے کیا بہتری لائی ڈسپنسریز میں، کیا بی ایچ یو میں بہتری لائی، انہوں نے کونسی دوائیاں دیں، انہوں نے کونسا سٹاف دیا؟ ساری بی ایچ یوز اور ڈسپنسریاں اور آر ایچ سی خالی ہیں، لہٰذا اس کو ختم کیا جائے۔ آپ کا ایک محکمہ ہے، ہیلتھ کا محکمہ ہے، آپ اس کے اوپر اعتماد کریں، آپ اس کو Organize کریں اور ایک محکمے کے اوپر ایک این جی او کو آپ نے بٹھا دیا، اسکا مطلب یہ ہے کہ آپ کے محکمے کی کارکردگی ٹھیک نہیں ہے اور این جی او کو اس لئے اسکے اوپر بٹھایا گیا ہے، جس نے بالکل کوئی خاطر خواہ ریزلٹ نہیں دیا ہے تو برائے مہربانی اس کو ختم کریں۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں سر، بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: سوری، سردار حسین بابک صاحب، اس کے بعد آپ اور پھر جو ہے نا یہاں چیئر سے، یہ مانسہرہ کا جو ایشو ہے، وہ شوکت اس کو پھر Explain کرلے گا جو آپ نے اٹھایا ہے۔ سردار حسین بابک صاحب! آپ بات کرلیں، اس کے بعد آگے۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زما نه مخکښې لطف الرحمان صاحب او بیا معراج بی بی او بیا نلوټها صاحب، حکومت چې د تعلیم د ایمرجنسی کوم اعلان کړے دے، په هغې باندې ئے خبره وکړه او سپیکر صاحب! دا سې ده هم چې کله حکومت دلته اعلان وکړو چې په ټوله صوبه کښې تعلیمی

ایمرجنسی ولګیده او د هغې د نفاذ اعلان ئے وکړو، مونږ ډیر زیات خوشحاله شو او بیا زمونږ دا خیال وو چې ټول فوکس چې دے، دا به د تعلیم په ترقئ باندې وی، دا به د تعلیم په ترویج باندې وی او بیا خدائے شته مونږ په دې انتظار هم وو چې د الیکشن نه مخکښې څنګه چې د حکومتی پارټئ منشور وو چې هغوی Repeatedly او Categorically د خپل Election campaign په دوران کښې دا خبره وئیلې وه چې مونږ سره تعلیمی پالیسئ دی یا داسې بیا مونږ سره د صحت پالیسئ دی یا نور چې کوم سیکټرز دی، د هغې پالیسئ دی، سپیکر صاحب! بیا که مونږ دې اته میاشتو ته وګورو، د کله نه چې بیا په دې صوبه کښې د تعلیمی ایمرجنسئ د نفاذ اعلان شوے وو نو زه به ئے حکومت ته لږه اسانه کړم، سپیکر صاحب! په هر ځائې کښې د تعلیم په ترقئ کښې زه دا ګنړم چې درې سیکټرز داسی دی چې هغه فوکس کیدل پکار وی، په هغې باندې توجه ورکول پکار وی، په هغې کښې طالب علمان، استاذان او سکولونه او نن چونکه زه یا د دې august House نور ممبران چې په دې هاؤس کښې خبره کوی نو مونږ په هغه وخت کښې خبره کوؤ چې دلته د تعلیمی ایمرجنسئ نفاذ لا روان دے، بیا مونږ نن دا تپوس کولے شو چې دې حکومت اعلان کړے دے چې هغوی د استاذانو د پاره څه وکړل، هغوی د سکولونو د پاره څه وکړل او هغوی د ماشومانو د پاره څه وکړل؟ سپیکر صاحب! د حکومت د راتګ نه پس مونږ وکتل، په اخبارونو کښې مونږ وکتل، په میډیا مونږ وکتل چې د هر سیکټر د پاره ورکنګ ګروپ جوړ شو او بیا د تعلیم د پاره هم ورکنګ ګروپونه جوړ شول۔ زما خپله ذاتی دا خیال وو، ما وئیل چې دا کوم ورکنګ ګروپ ناست وی، دوئ به په دې صوبه کښې روان چې کوم نظام دے یا روان چې کوم سسټم دے، هغه به Assist کوی، د هغې به مشاهده کوی او ظاهره خبره ده د Improvement وخت چې دے، دا هر وخت یو ګنجائش پروت وی چې د حکومت خپلې پالیسئ چې دی یا خپلې فیصلې چې دی، هغې ته یو داسې شکل ورکړی چې په هغه نظام کښې پرمختګ راولی یا هغې له ترقی ورکړی۔ سپیکر صاحب، هغه ورکنګ ګروپس تر اوسه پورې زما یقین دا دے چې دا august House چې دے، د هغوی د هغه سفارشاتو نه خبر نه شو چې هغه ورکنګ ګروپس چې دی، هغوی کوم سفارشات

ورکړل؟ خو د کومې پورې چې ماته علم دے چې په دې صوبه کښې د تعلیم د ترقئ د پاره او دا درې ایریا چې ما ډسکس کړل، ما اووئیل که زه د استاذانو خبره وکړم، مونږ دلته استاذانو له سروس سټرکچر ورکړو، مونږ ورته اپ گریډیشن او پروموشن پالیسی ورکړه او مونږ ورته چار درجاتی فارموله ورکړه۔ سپیکر صاحب، دا اپ گریډیشن او پروموشن چې مونږ ورکړو، دا د استاذانو یوه ډیره بنیادی مسئله وه او د هغې ذکر ما مخکښې هم کړے وو چې ډیره لویه بدقسمتی دا وه چې پرائمری ایجوکیشن چې دے چې دا کوم بنیاد دے، په شپږم سکیل کښې، په اووم سکیل کښې به استاذ بهرتی کیدو او هم په هغه سکیل کښې به استاذ ریټائر کیدو، دا ډیر لوئے زیاتے وو۔ زمونږه حکومت یوه داسې پالیسی مونږ ورکړه، دا مونږ عملی کړه چې د استاذ انټری پوائنټ چې دے، د پی ایس ټی پرائمری سکول استاذ چې دے، په باره سکیل کښې به بهرتی کیږی، چوده ته به پروموټ کیږی او بیا به پندره ته پروموټ کیږی او سپیکر صاحب! د هغې نه مخکښې په پرائمری سکول کښې Designated post نه وو، د پندره سکیل مونږ هیډ ټیچر پرائمری سکول د پاره ورکړو او په پرائمری سکول کښې مونږ یو استاد ورکړو، یو د پندره سکیل، د هغې سره خو یو دا فائده وشوه چې Authentic او Recognized Head Teacher هغه سکول ته ملاؤ شو او بل دا وشوه چې په دی صوبه کښې چې 22 هزار څه د پاسه پرائمری سکولونه دی، هغه ټرانسفرز کښې د استاذانو تر ډیره حده پورې کمے راغلو ځکه چې پرائمری سکول کښې به یو استاذ چې دے، هغه به لگی او بیا داسې مونږ سروس سټرکچر ورکړو، دا مونږ په دی غرض ورکړو چې په دی ډسټرکټ کیډر ټیچرز کښې دا که پرائمری استاذان دی، دا که ډی ایم، دا که ټی ټی دی، دا که اے ټی دی، دا که سی ټی دی، د ډسټرکټ کیډر چې څومره ټیچران دی چې دا کوالیفائډ دی او دا فټ دی، مونږ هغه د ایس ایس ټی د پاره یا دا یس ایس د پاره مونږ داسې سروس سټرکچر ورته ورکړو چې مونږ وئیل چې د کمیشن کار چې دے، هغه ډیر زیات Lengthy دے، مونږ وئیل ډیپارټمنټل پروموشن کمیټی به کښینی وقتاً فوقتاً او دا استاذان چې دی، د هغوی به سروس وی، د هغوی به Experience وی او هغوی به کوالیفائډ وی، هغه به مخکښې ځی او هغه به پروموټ کیږی۔ سپیکر

صاحب، وشوه دا چې اوس نوی حکومت پوسټونه ایډورټائز کړل په ایډهاک بنیاد باندې ډسټرکټ کیډر او دا چرته نه دی شوی، اولنۍ خو دا چې زمونږ د دې اسمبلۍ 2011 ایکټ چې دے د پوسټنګز / ټرانسفرز، هغه دلته کښې پروت دے، رولز لا نه دی جوړ شوی، قانون سازی لا نه ده شوې، اول به پوسټونه ایډ ورټائز شو او مونږ واؤریدل دا چې اوس به اپوائنټمنټ چې دے، دا به School basis باندې کیږی، اوس عجیبه خبره دا ده، دلته ایمپلائز موجود دی، که دا کار د دې غرض د پاره شوے وی چې د استاذانو ټرانسفر چې دے، هغه به رکاؤ شی نو پوسټنګز / ټرانسفرز پالیسی چې ده، دا یوائې د ایجوکیشن د پاره نه ده، دا د ټولو ډیپارټمنټس د پاره ده، د هغې سره به څه کیږی؟ دا یو سوال دے او یا زه یو مثال ورکوم سپیکر صاحب! Suppose په سوات کښې یوه زنانه چې ده هغه بهرتی شوه، ډسټرکټ کیډر کښې په ایډهاک باندی یا د سکول اپوائنټمنټ پالیسی چې نن ئے حکومت راوړی، کوم چې مونږ اؤرو داسې چې دا به ریګولرائز کوی، بیا به ورله رولز جوړوی، بیا به ورله قانون سازی کوی، د هغې نوښار ته واده وشو نو د دې مطلب دا دے چې دا Transferable نه ده نو چې دا نوښار ډسټرکټ ته راځی نو هغه جاب به ترینه هلته پاتې کیږی او یا که دا فیملی Migrate شی، Suppose د پیښور نه شانګلې ته څوک Migrate شو نو سوال دا دے چې آیا د حکومت بیا په دی طرف باندې د هغې د پاره څه ګنجائش داسې پریښودے دے، سپیکر صاحب! زما د اندازې مطابق ما چې کوم اطلاعات راخستی دی چې ایم پی ایز دلته دوئ Introduce کړو بنه خبره ده، یو لاکھ خلقو Apply کړې ده، یو لاکھ خلقو، مونږ چې نن ګورو په ټوله صوبه کښې د ډیپارټمنټ اعداد شمار دا دے چې 6960 پوسټونه چې دی، دا د ډسټرکټ کیډر داسې دی چې دا خالی دی او د پراونشل کیډر چې دی، هغه 1130 پوسټونه خالی دی، 1130 پراونشل کیډر او 6960 چې دی، دا ډسټرکټ کیډر، دا پوسټونه خالی دی او دا په ایجوکیشن کښې تقریباً وی خالی ځکه که زه د خپل حکومت فکر ورکړم په تیر پینځه کالو کښې مونږ 31000 پوسټونه چې دی، دا مونږ Fill کړی دی، دا Vacant وو، دا څه By initial recruitment او څه بائی پرموشن، سپیکر صاحب! که چرې حکومت دا مناسب ګڼړلې وے او که دا د

دوئ، زه دا نه وایم چې حکومت ورکنګ ګروپ د بهر نه راوستو، دوئ به په غلط نیت نه وی راوستې خو که د دې صوبې سټیک هولډرز د کیبنټولی وے او نن نهمه، اتمه میاشت ده نو دا پوسټونه چې څومره خالی دی، دا چې مونږ سروس سټرکچر ورکړے وے، زه په ګرنټئ سره دا خبره کوم چې دا کار که ډیپارټمنټ ډیر ټائم هم اخستو، په دی باندې دوه میاشتې سپیکر صاحب! لګیدلې وې، یو طرف ته به د ډسټرکټ کیډر پوسټونه خالی شوی وو او بیا د 2011 د ایکټ لاندې پی اے سی چې ده، دا Hundred percent د یونین په Basis دی بیا مونږ د هغې د پاره Qualification مونږه Enhance کړے وو **انټری** / این ټی هم باره سکیل کښې وه، زه دا ګنړم چې یو خو دا معیار چې دے، هغه به برقرار پاتې شوے وو او بل طرف ته د استاذانو چې کوم کمے وو، هغه به برابر پاتې شوے وو۔ سپیکر صاحب! مونږ د بهر نه دا خبره واؤریده چې هغه وخت لاړو نوے حکومت راغلو، نوی حکومت دا اعلان وکړو چې هغه وخت لاړو چې غریب ماشوم چې دے، دا به د یو نظام تعلیم د لاندی سبق وائی او د مالدار بچے چې دے، دا به د بل نظام تعلیم او د نصاب تعلیم د لاندی سبق وائی۔ نو آته میاشتې وشوې بیا به مونږه د حکومت نه دا تپوس هم وکړو، په ډیره بخښنه سره چې آیا په هغه نظام کښې څومره بهتری راغله او یا هغه د هغه نظام د بهترئ د پاره چې دلته د حکومت د طرف نه خپله اعلان شوے وو چې په درې، څلورو میاشتو کښې به د دې هاؤس ټول ممبران چې دی، دا تبدیلی چې ده یا دا بدلون چې دے، دا به په خپلو سترګو وګوری نو مونږ ته خو کم از کم هغه بدلون په سکولونو کښې د نظام په حواله، د نصاب په حواله په نظر رانغلو، حکومت مونږ ته دا خبره وکړه چې د هغې د پاره څه شوی دی خو یو کار وشو چې ټوله دنیا کښې دا یو مسلمه بین الاقوامی حقیقت دے چې د ټولې دنیا Medium of instructions چې دے، هغه مورنئ ژبه ده، سپیکر صاحب! که مونږ یو طرت ته دا خبره کوؤ چې د مغرب د غلامئ نه ځان آزادوؤ، کچکولونه ماتوؤ نو بیا نن چې حکومت کومه فیصله کړې ده چې د KG نه دوئ وائی چې Medium of instructions چې دے، دا به انګریزی وی، دا به مورنئ ژبه نه وی نو بیا مونږ دا تپوس کولے شو چې آیا دا انګریزی چې ده، دا د دې وطن د بچو مورنئ ژبه ده او که دا د دې وطن د بچو مورنئ ژبه

نه ده نو بیا مونږ د دنیا په هغه ترقي یافته او په هغه ترقي پذیر ملکونو، د ترقي یافته نوم نه ځکه سپیکر صاحب! دا وخت که مونږ یورپ ته وګورو یا مونږ امریکې ته وګورو، که مونږ خپل ګاونډی ملک بنګله دیشن ته وګورو یا مونږ هندوستان ته وګورو یا مونږ چائنا ته وګورو یا مونږ ایران ته وګورو یا مونږ افغانستان ته وګورو نو نن دې ته کتل پکار دي چې د هغوی تعلیمي Ratio چې ده چې هغه نن 80 plus ده، هغه 90 plus ده، آیا هغه په مورنۍ ژبه کښې ده که هغه په انګریزۍ ژبه کښې ده؟ سپیکر صاحب! مونږ دا هم اوریدلي وو چې حکومت اعلان کړے وو چې د یکم مارچ نه به یو شان نصاب تعلیم وی نو آیا مونږ نن دا تپوس کولے شو چې په دې صوبه کښې څومره مدرسې دي یا په دې صوبه کښې څومره پرائمری تعلیمي ادارې دی نو که زه غلطیږم نه نو نن دریم مارچ دے، دریم، یا که حکومت مونږ ته دا خبره هم وکړه چې د یکم مارچ نه اعلان شوے وو، آیا هغې ته څومره عملی جامه واغوستولې شوه او هغه نصاب چې د اتلسم ترمیم نه مخکښې سپیکر صاحب! دا فیډرل سبجیکټ وو او د اتلسم ترمیم نه پس دا پراونشل سبجیکټ شو، آیا نن مونږ دا تپوس کولے شو چې هغه Curriculum چې د هغې زمونږ په حکومت ډائریکریټ چې کوم دے، هغه Declare شوے وو، 154 ټائټل داسې وو چې هغې باندې Revival شوے وو او دا Revival داسې وو چې مونږ په اخباراتو کښې اشتهارات ورکړی وو او د دې صوبې سکالر ایجوکیشنسټ علماء کرام، استاذان څومره سټیک هولډرز چې وو، دا مونږ Invite کړی وو چې مونږ وئیل چې په دې نصاب کښې که هسټری ده، که اسلامیات دے، که معاشرتي علوم دے، که تاریخ دے، که سائنس دے چې هغه ټول مضامین چې دی، د هغې Revision وکړو او د هغې هغه Revival وکړو۔ سپیکر صاحب! په دې اته میاشتو کښې په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښې درې سیکرټریان بدل شو، بیا مونږ دا خبره هم اوریدلې وه چې د پوسټنګز او د ټرانسفرز د پاره به یوه پالیسي چې ده، هغه به جوړیږی۔ دا حکومت مونږ ته دا خبره هم وکړه چې آیا دومره زر زر دا دومره لوئے ګریډ افسران بدلول چې دی که چرې دا د دې صوبې په مفاد کښې وی نو مونږ ئے ملګری یو او که دا د صوبې په مفاد کښې نه وی سپیکر صاحب! دا څیزونه لږ

Avoid کول پکار دی۔ سپیکر صاحب، بخښنه غواړم، مونږ د ډائریکټریټ آف کریکولم ریجنل لینګویجز اتهارټی، د ماشومانو خبره ما وکړه، مونږ 'ستوری د پښتونخوا' یو پروګرام آغاز کړے دے، که حکومت مونږ ته دا هم اووائی چې 'ستوری د پښتونخوا' د پروګرام څه پوزیشن دے څکه چې ډیره لویه بدقسمتی دا ده چې مونږ دلته د باچا خان په نوم باندې هنر مند روز ګار سکیم کهلاؤ کړو، بیا مونږ وکتل چې دې حکومت هغې له نوم بدل کړو سپیکر صاحب! نن مونږ دا هم غواړو چې روښانه پښتونخوا پروګرام مونږ آغاز کړے وو څنګه چې په پنجاب کښې Orchard Scheme وو خو زمونږ سکیم چې وو، د روښانه پښتونخوا په نوم باندې وو او دا د هغه ضلعو د پاره وو، د هغه یونین کونسلو د پاره وو چې په کوم ځائې کښې به په هائی لیول باندې به ډراپ آؤټ کیدو۔ ماته د ټائم احساس دے سپیکر صاحب! او که یو دوه منټه د نور را کړل۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستاسو ملګری نور هم ډیر پاتې دی څکه د رته وایم چې زر ئے ختم کړه نو هغوی ته هم۔۔۔۔

جناب سردار حسین: صحیح ده سپیکر صاحب! صحیح ده، ستاسو به نن اومنم، نن وزیراعلیٰ صاحب هم ناست دے، هغوی له به ټائم ورکړو۔ سپیکر صاحب! مونږ د روښانه پښتونخوا په حواله باندې سکولونو ته د بنیادی سهولیاتو په حواله باندې یا که زه نن دا تپوس وکړم چې ډونرز دی، ډونرز، دا په ریکارډ باندې ده چې زمونږ په حکومت کښې Donors Funded Schemes چې وو یا ډونرز فنډز چې وو، په هغې کښې Six hundred percent increase چې دے، دا راغلے وو۔ نن به مونږ د حکومت دا هم مناسب ګڼړو چې او پښتو او که مونږ ته دا اووئیلی شو چې د هغه ډونرز چې دی، نن پوزیشن څه دے او په هغې کښې Increase څومره شوے دے یا خدائے مه کړه، په هغې کښې Decrease شوے دے، بحرحال سپیکر صاحب! زما خو ډیر زیات خواهش وو خو نن به ستاسو اومنم۔ ډیره زیاته مهربانی۔

جناب سپیکر: سردار مهتاب عباسی صاحب۔

سردار مہتاب احمد خان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ آج بہت ہی اچھی ڈسکشن ہوئی ہے اور ایجوکیشن ایمرجنسی جو نئی حکومت کی پالیسز کا غالباً ایک بڑا بنیادی جس کو Stone کہتے ہیں، پتھر، بنیادی پتھر ہے ان کا، اس کے اوپر آج ڈسکشن ہوئی ہے اور مجھے خوشی ہے کہ ہمارے تمام ممبرز نے، کیونکہ سب ممبرز اس پر بات کرنا چاہ رہے تھے لیکن آج آپ نے Time constraint کی وجہ سے پارلیمنٹری لیڈرز نے بات کی ہے، اچھی ڈسکشن ہو رہی ہے، مجھے علم نہیں ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو، ان کے سینیئر آفیشلز کو اگر ہدایت کی ہو تو آج بہت اچھی آپکو تجاویز ملیں گی، اس کے اوپر اگر وہ اپنے نوٹس میں رکھیں اور ان کو ہدایت دیں تاکہ جو یہاں ڈسکشن ہو تو وہ خالی ایک ڈسکشن کی حد تک نہ رہے بلکہ اس میں قابل عمل جو چیزیں ہیں، ان کو دیکھا جائے۔ جناب سپیکر، میں اس پر بہت زیادہ گفتگو نہیں کرنا چاہتا، میں کچھ اپنے Experience کی بناء پر اپنے Observations کی بناء پر میں بات کرنا چاہونگا کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ نہ صرف ہمارے صوبے میں بلکہ پورے ملک میں حقیقت یہ ہے کہ جو سرکاری سکولز ہیں، ان کی جو Performance / Efficiency ہے، وہ بڑی تشویشناک حد تک گرچکی ہے اور اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ نہ صرف آج بلکہ ماضی میں بھی تمام حکومتوں نے اپنے اپنے وقت میں بہت اس کے اوپر نہ صرف فنڈنگ کی ہے بلکہ اس کی اصلاح کرنے کی کوشش ضرور ہوتی رہی ہے لیکن اگر مجھے اس بات کو کہنے دیں آپ مسٹر سپیکر! کہ حقیقتاً یہ تمام کوشش جو ہیں، وہ ساری ناکام ہوئی ہیں اور ہر ایک تجربے سے گزرنے کے بعد ہم Further experimentation کرتے گئے تو Ultimately حالات بڑے تشویش کی حد تک جاچکے ہیں کہ آج بھی اتنی بڑی Investment کے باوجود جو Public Sector Public Schooling System ہے، وہ بہت بری طرح ناکام ہے، اس کے مقابلے پر ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جگہ پر پرائیویٹ سیکٹرز سکولز ہیں اور اب ایسے سکولز بھی ہیں کہ جن کی بڑی Monopolization ہے پورے ملک میں ان کے کیمپسز جو ہیں، وہ میں نے غالباً ایک دفعہ پہلے بھی بات کی تھی، سینکڑوں کی تعداد میں ان کے کیمپس ہیں اور وہ ایک انڈسٹری کی شکل اس نے اختیار کرلی ہے لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی ہمیں ماننا پڑیگا، انہوں نے اس کے اوپر توجہ دی ہے، اپنے نہ صرف سکولز سسٹم کے اندر، اپنی جو ٹیچرز سلیکشن ہے، ٹیچرز ٹریننگ پروگرامز ہیں اور اپنی سکول بلڈنگز ہیں، Curriculum کے اندر،

ہر چیز میں توجہ دی ہے تو آج وہ ایک بڑی شکل اختیار کر گئے ہیں گو کہ میں اس پر اپنا Reservation رکھتا ہوں کہ کسی بھی ایک ادارے کو کسی انسٹی ٹیوشن کو کسی فیلڈ میں بھی Monopoly جو ہے، چاہے وہ Banking میں ہے، چاہے وہ انڈسٹری میں ہے، چاہے Shooling میں ہے، ہاسپٹلز میں Monopoly جو ہے، وہ Ultimately it`s an evil تو میں اس کے حق میں تو نہیں ہوں بالکل But I am not talking on that subject at the moment، میں بات صرف یہ کہنا چاہ رہا ہوں، جناب سپیکر! I will just make some suggestions to the honourable Chief Minister and to his team کہ وہ اس پر غور کر لیں، میں اپنی جو بات کرونگا اپنے Observation کی بنیاد پر، میں نہیں چاہتا کہ وہ میری بات کو تسلیم کریں، میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ ان کے اوپر غور کریں، اس کو ضرور Consideration میں لے کر آ جائیں، اگر آپ کے ہاں کوئی Think tank ہے، اگر آپ کے ہاں کوئی لوگ ایسے موجود ہیں جو فکر مند بھی ہیں اور کچھ کام کرنے کیلئے اپنا Passion بھی رکھتے ہیں تو یہ کام ان کو دے دیں، اس پہ غور کر لیں۔ جناب سپیکر، میں اپنے تجربے کی بات کر رہا ہوں کہ ہمارے پراونس میں اس وقت تقریباً 25 ہزار کے قریب پرائمری سکول سے لے کر مڈل، کیا کہتے ہیں اس کو؟ ہائر سیکنڈری سکول اور ہائی سکولز ہیں، یہ 25 ہزار کے قریب ہوں گے، یہ 28 ہزار پلس ہیں، ابھی انہوں نے میری تصحیح کر دی ہے کہ یہ 28 ہزار پلس ہیں۔ جناب سپیکر، دنیا میں چاہے آپ جتنے بھی اچھے ہوں، کتنا ہی آپ کا حکومتی نظام Effective کیوں نہ ہو، آپ مجھے 28 ہزار سکولوں کا مینجمنٹ سسٹم جو ہے، وہ مجھے بتا دیں تو میں نہ صرف اس کا مرید ہو جاؤں گا بلکہ میں چاہوں گا کہ میں اس کا شاگرد بن جاؤں اس کا۔ There is no possibility of managing 28000 schools under one system، کوئی ممکن نہیں ہے اور میں بھی اس بات کا، مجھے اعتراف بھی ہے جناب سپیکر! کہ سارے ماضی میں Number of schools کو Add کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور وہ Number of schools کیا ہے؟ دو کمرے اور ایک چھوٹا سا ورنڈا اور دو سکول ٹیچر ز اور حقیقت یہ ہے کہ زیادہ تر سکول جو بنے ہیں، وہ ایک یا دو چپڑاسی جو ہیں نا، وہ نائب قاصد، ان پوسٹوں کیلئے بھی ہم نے سکول بنائے ہیں Two rooms schools تو جو یہ۔ This is fact ! سپیکر صاحب There may be

سکولز نہیں ہیں، تو میں آپ کو تجویز دینے لگا ہوں اور buildings but they are not schools، یہ بات ہو چکی ہے جرمنی میں، کہ ہمارے جیسے حالات سے وہ گزرے تھے اور ان کے ہاں بھی بڑی تعداد میں غالباً 18 ہزار سکول تھے ایک زمانے میں، تو انہوں نے اس کو Review کیا، انہوں نے اس کو Review ایسے کیا، پورے اپنے سکول سسٹم کو دیکھا اور ان کو Relocate تو نہیں کیا لیکن The selected number of schools they reduced them، ان کی تعداد کم کر دی اور پھر سکولز کو انسٹی ٹیوشنز کے طور پہ Develop کیا۔ We are making only two rooms school building اور دو ٹیچر جو کبھی حاضر ہوں نہ ہوں، ان کی مرضی ہے، ان کو پوچھنے کا بھی کوئی انتظام ممکن نہیں ہے کہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اس کے اوپر، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ذرا چاہوں گا کہ تمام ممبرز کو ذرا اگر Warn کر دیں، I just want the attention of all (Members of) the House, there is a disturbance now.

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب، آپ پلیز بیٹھ جائیں، آپ پلیز بیٹھ جائیں۔

قائد حزب اختلاف: تو جناب سپیکر، میں چاہ رہا تھا کہ یہ ذرا اہمیت کی بات ہے، ہم سب درد مندی سے بات کرنا چاہ رہے ہیں، تو میں یہ تجویز کروں گا کہ یہ 28 ہزار سکولوں کے بارے میں آپ غور کر لیں کہ کتنے سکولوں کو ہم Manage کر سکتے ہیں، The number of schools have to be reconsidered، ان کو دوبارہ دیکھنا ہو گا اور جرمنی میں یہ انہوں نے کامیابی سے کیا ہے، انہوں نے اپنے سکول سسٹم کو Improve کیا ہے۔ آپ کے پاس Reasons موجود ہیں کہ پچھلے بیس پچیس سالوں میں There has been a good size of relocation from the rural area to the urban area جو Relocations بھی ہوئی ہیں، اس کی وجہ سے بھی اربن ایریا میں Population has increased whereas the rural area population has come down تو یہ Demographic changes کہیں، بلکہ شاید آج ہمارے ہاں ادھر اسی پراونس میں بھی ہے، 40 اور 60 کا Ratio زیادہ آئی ہوں، I would suggest کہ ایک آپ اپنی ٹیم بنالیں اور سکولز کو، کچھ کو ہمیں چھوڑنا پڑے گا اور کچھ سکولز کو اکٹھا کرنا پڑے گا اور جب اکٹھا کریں گے تو دو کمروں کی بجائے آپ کو چار شاید بنانا پڑ جائیں، آپ کو آٹھ کمرے بھی بنانا پڑ جائیں، آپ کو دس کمرے بھی لیکن They will come

out as an institution۔اس انسٹی ٹیوشن میں جتنے بھی طالبعلم زیادہ ہوں گے،ان کیلئے اساتذہ زیادہ ہوں گے،ان کیلئے لیبارٹریز فیسیلیٹیز ہوں گی،ان کیلئے کھیلوں کا بھی بندوبست کیا جاسکتا ہے۔تو یہ میں آپ کو تجویز دینا چاہوں گا کہ پلیز Think about it کہ آپ Number of schools کو Reduce کرنے کیلئے کچھ، The second my suggestion will be کہ جو گرلز سکولز ہیں،ان کی تعداد میں اضافہ کیا جائے کیونکہ ماضی میں ہم نے زیادہ فوکس پرائمری سکولز میں اور مڈل سکولز میں بوائز مڈل سکولز اور پرائمری سکولز کو کیا ہے جبکہ بڑی تعداد میں جو بچیاں ہیں،ان کے سکولز کی تعداد ابھی بھی کافی کم ہے تو یہ اس کے اندر جانا چاہیے۔دوسری جناب! تیسری بات جناب سپیکر! یہ ہے کہ جو ہمارے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیشلز ہیں،ان کو Management of schools کیلئے They must be given new advices and new instructions، ان کو ٹیچرز Manage کرنے کیلئے، سکولز Manage کرنے کیلئے کچھ نئے نظام وضع کرنے کی ضرورت ہے اور وہ نیا نظام کیا ہوگا؟ یہ آپ اپنے تمام Experiences جو ماضی میں ہم کر چکے ہیں، جن میں زیادہ تر ناکام ہوئے ہیں،ان کو ڈراپ کرکے نئے آئیڈیاز ڈیویلپ کریں، نئی Thinking کریں لیکن جو ٹیچرز کے ساتھ Parents کی Involvement ہے،Parent Teacher meetings، ان کے Interactions کے اوپر زیادہ فوکس کرنے کی ضرورت ہوگی، میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کے اوپر بھی توجہ دے دیں۔ایک اور بہت اہمیت کی بات ہوئی ہے جناب سپیکر! کہ خاص طور پہ، میں بڑی دردمندی سے بات کر رہا ہوں، ہمارے سکولز کے Failure کی ایک بہت بڑی وجہ جو ہے، وہ ہماری سیاسی مداخلت (ہے) اور سیاسی مداخلت کی ٹیچرز کو اور مجھے بھی ضرورت پڑتی ہے اور میرے خیال میں جتنے بھی ہم سب لوگ بیٹھے ہیں، ہمیں ان کی ضرورت بھی پڑتی ہے اور شاید ہم دیتے بھی ہوں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم Political intervention کو نہ صرف Discourage کریں بلکہ اگر چیف منسٹر صاحب اور ان کی ٹیم کوئی ایسا نظام وضع کرسکے کہ Political involvement جہاں کہیں ان کو نظر آئے، اگر وہاں کوئی سخت اقدامات کرنے کی ضرورت پڑے تو یہ وقت ہے، ہمیں اپنے سکولز سسٹم کو بچانے کا کیونکہ اس کے مقابلے پہ جو پرائیویٹ سیکٹر سکولز سسٹم ہے، وہ زیادہ Flourish کر رہا ہے، اسی گاؤں کے اندر، اسی علاقے کے اندر اگر سرکاری سکول فیل ہے، اس کے

اندر Number of students reduce ہو چکے ہیں تو اس کے بالکل ساتھ ہی قریب ترین جگہ پر ایک پرائیویٹ سیکٹر سکول جو بنا ہے، وہ نہ صرف Flourish کر رہا ہے بلکہ روز بروز اس کی آمدنی میں اضافہ ہو رہا ہے اور اس سکول کی تعلیم میں کچھ فرق نہیں پڑتا، تعلیم وہ بھی پست دے رہا ہے لیکن چونکہ وہ پرائیوٹ سیکٹر میں ہے، اس کے اندر پھر بھی یہ Accountability system ہے تو میری تجویز ہے کہ جتنی Political interventions ہیں، اس کو ختم کرنے کیلئے آپ نہ صرف کوئی نظام وضع کریں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم جیسے لوگوں کو Voluntarily سوچنا چاہیئے کہ ماضی میں ہم نے جتنی غلطیاں کی ہیں، ہم ان کو دوبارہ نہ دہرائیں۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر! ہم نے بڑی کوشش کی کہ پہلے ڈسٹرکٹ لیول پر، میں پرائمری سکولز کی اگر بات کرتا ہوں تو پہلے ڈسٹرکٹ لیول پہ میرٹ سسٹم ہوتا تھا، وقت کے ساتھ ساتھ ہم نے دیکھا کہ جو اربن ایریا سے ٹیچنگ سٹاف سلیکٹ ہوتا تھا وہ رورل ایریا میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے سے قاصر نہیں رہتا تھا بلکہ جاتا نہیں تھا اور وہ اپنے گھر بیٹھ کر تنخواہ لیتا تھا، اس کیلئے ابھی جو آپ نے نظام وضع کیا ہے، وہ یونین کونسل Basis پہ آپ نے Competition کروایا ہے لیکن جناب! اس میں ضرور کچھ سوال پیدا ہوں گے کہ وہ یونین کونسل کے اندر جو ایک Employment ہو گی، ایک ٹیچنگ سٹاف کی بھرتی ہو گی، وہ کتنا عرصہ اس جگہ پہ کام کرے گا، کیا وہ ٹرانسفر اس کی ہو گی یا نہیں؟ تو بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ جس کو آپ کو Re-examine کرنا چاہیئے لیکن ایک کام آپ کو اس وقت کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمیں ان تمام علاقوں میں جو Distant areas ہیں، Farflung areas ہیں، وہاں پہ ٹیچنگ سٹاف کو Qualitatively اچھا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہماری جو بہت سی جو مائیگریشن ہے، رورل ایریا سے اربن ایریا کو، اس کی جو بڑی وجہ ہے، وہ سکولوں کا خاتمہ ہے، تباہی ہے اور تمام والدین اپنے بچوں کو شفٹ کرتے ہیں اربن ایریا میں کہ وہاں سکولز کی موجودگی ہے، وہاں ہاسپٹلز کی موجودگی ہے، اگر ہم اپنے رورل ایریا میں سکولز کو بہتر کرنے کیلئے وہاں کے مقامی اساتذہ کو تو ضرور Adopt کریں لیکن ان کے ایجوکیشن سٹینڈرڈ کو بہتر کرنے کیلئے میٹرک اور ایف ایس سی اور ایف اے کی بجائے گریجویشن کی طرف بھی ہمیں جانا چاہیئے۔ پنجاب میں انہوں نے غالباً یہ Experiment کیا ہے کہ وہاں پہ جو گریجویٹ ٹیچرز تھے، ان کو Better pay scale کے اوپر، اچھے پے سکیل کے اوپر انہوں نے Employment دی

It is beginning of a new era in their Public ہے اور ان کا جو بہت مثالی تو بنا لیکن Salary structure کریں، Improveتو اگر آپ اس کا سٹینڈرڈ Sector School System improve کریں اور ان کا Induction process جو ہے، اس کے اندر Neutrality کے علاوہ ان کی قابلیت اور صلاحیت کو زیادہ Examine کرنے کا موقع دیا جائے اور سیاسی Intervention کو Reduce کر دیا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ کچھ عرصے کے اندر ہم اپنے اس سکول سسٹم کے اندر ایک بہتری پا سکتے ہیں۔ تو جناب سپیکر! یہ میرے Observations تھے جو میں نے آپ کے سامنے رکھے ہیں اور مجھے امید ہے کہ ان کو ضرور Considerations میں لایا جائے گا اور خاص طور پہ جو میں نے پہلے بات کی تھی کہ Number of schools، جو مینجمنٹ سسٹم ہے، وہ اس لئے ناکام ہے کہ 28 ہزار سکولوں کا انتظام کرنا، اس کو Manage کرنا، ان کی Efficiency کو دیکھنا، ان کے نظام کو صحیح طرح سے پرکھنا، یہ کسی طور پر بھی ممکن نہیں، امریکہ جیسا ملک بھی ہو اور اپنے تمام وسائل بھی جھونک دے تو وہاں پر بھی یہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی جی۔ عاطف خان صاحب۔

جناب سلیم خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نہیں، میرے خیال میں پھر تو، سی ایم صاحب! عاطف اگر۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): میں صرف ایک دو باتیں کرتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا جی، سی ایم صاحب بات کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے سی ایم صاحب! اگر عاطف وضاحت کر لے اور اس کے بعد، کیونکہ پھر مناسب نہیں ہے کہ میں اس کو بلاؤں۔

جناب وزیر اعلیٰ: میں صرف اپوزیشن کے پارلیمانی لیڈرز کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج پولیس امن و امان پر آئی جی نے ان کو بریفنگ دی، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جو اصلاحات ہماری حکومت نے کی ہیں، اس کو انہوں نے Appreciate کیا، پھر میں نے ان کو اب دوبارہ دعوت دی ہے کہ جتنے محکموں میں جو ہم اصلاحات کر رہے ہیں، ان شاء اللہ میں ان کو دعوت دوں گا کہ جس جس محکمے میں جو Initiatives ہم لے رہے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ ان کے سامنے رکھیں گے کہ نو مہینوں میں ہم نے کیا، تو میں صرف ایک

ریکویسٹ جتنے ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ عاطف خان آپ کو بہت تفصیلاً سب کچھ بتائیں گے، آپ تسلی سے سنیں تو آپ کو تسلی ہو جائے گی کہ ایجوکیشن میں ہم نے کیا اصلاحات کی ہیں اور کیا پروگرام ہے اور آگے کیسے چلیں گے؟ تو یہ نو مہینے ہم نے سو کر نہیں گزارے، ہم نے بہت کچھ کام کیا ہے لیکن اگر کسی کو نظر آیا تو آجائے گا، کسی کو نظر نہیں آئے گا، آپ کے سامنے ان شاءاللہ عاطف خان ڈیٹیل میں بتائیں گے، سکولز کے بارے میں بھی، ٹیچرز کے بارے میں، جو بھی یہاں پر مسئلے تھے کیونکہ میری تو نظروں کے سامنے تیس سال سے گزرے اور وہی چیزیں ہم نے سامنے رکھ کر اس میں ریفارمز لا رہے ہیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ آپ کو تسلی ہوگی جب ساری باتیں سن لیں گے۔

جناب سپیکر: جناب عاطف خان۔

جناب سلیم خان: جناب! مجھے موقع نہیں دیا گیا ہے، میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہاں، وہ موقع میں نے دیا میڈم کو، دیکھیں اپوزیشن لیڈر نے بات کی ہے، مناسب نہیں ہے، آپ کو کل موقع دیں گے۔ عاطف خان، عاطف خان صاحب۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ، جتنے یہاں پہ معزز ممبران ہیں، ان کا بہت شکریہ کہ انہوں نے اتنے Important-----

جناب سلیم خان: میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اپوزیشن لیڈر بات کر لیں، اس کے بعد مناسب نہیں لگتا ہے، ایک ڈیکورم بھی ہوتا ہے نا، طریقہ، تو میں کل اس کو ایڈجسٹ کر لوں گا ان شاءاللہ، کل ٹاپ پہ دیں گے۔ دیکھیں سلیم خان صاحب، اس طرح نہیں ہے، میں پوری کوشش کرتا ہوں، میڈم نے بات کی ہے، آپ مہربانی کریں، دیکھیں مطلب یہ ساری باتیں، اپوزیشن لیڈر نے بہت وضاحت سے بات کی ہے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بنه جی۔ سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ دومره Important issue ده او ډیر زیات خوشحاله هم شوم چې ډیر زیات زمونږ مطلب ټول چې دلته خومره ممبران دی، دوئ د ایجوکیشن Importance ته دغه ورکړے دے، د دوئ دا سوچ دے چې یره ایجوکیشن زمونږ هم خپل د پارټۍ د

گورنمنټ دا یو اول، زه وړومبے دا کلیئر کوم چې زه خپلې کومې خبرې کوم یا څه وایم نو هغه د دې د پاره نه وایم چې زه خپل ځان څه ډیر لوئے ثابتول غواړم او یا زاړه حکومتونه لاندې دغه کول غواړم، په دغه کښې به بالکل نه وی، د facts and figures سره به ورته خبره کوم او هیڅ داسې خبره به نه وی چې زه وایم چې زه ډیر اونچا یم او د باقی ټول نیچ دی، حقیقت باندې چې څه وایم هله به مسئلې حل کیږی هسې به نه حل کیږی۔ د هغې نه پس سپیکر صاحب! دا چې کله زمونږ حکومت راغلو نو دوئ وائی چې د پارټئ طرفه، د گورنمنټ د طرفه یو، دا مونږ بالکل کلیئر یو په دې معامله کښې چې ایجوکیشن داسې سیکټر دے که مونږ دا گڼړو چې ایجوکیشن ټهیک کولو نه بغیر به زمونږ دا ملک ټهیک شی یا به دا صوبه ټهیک شی یا به دا حالات ټهیک شی نو دا Impossible ده، په دې باندې بالکل زه پخپله کلیئر یم، پارټی پرې کلیئر ده او حکومت پرې کلیئر دے ځکه چې تر کومې پورې ایجوکیشن نه دے ټهیک شوے، په دې معاشره کښې چې کوم Fundamentalism دے، دلته چې کوم د اکانومی مسئلې دی، دلته چې کومې دا نورې مسئلې دی نو دا تر هغې پورې نشی ټهیک کیدې تر کومې پورې چې ایجوکیشن نه وی ټهیک شوے او که مونږ دا صرف یو ایجوکیشن ټهیک کړو چې کوم ډیر زیات گران کار دے، گران کار دے، حقیقت خبره دا ده خو که مونږ صرف دا ایجوکیشن ټهیک کړو نو زما خپل خیال دا دے چې ان شاء اللّٰه تعالیٰ تقریباً 80 پرسنټ مسئلې به زمونږ پخپله حل شی، دا جمهوریت به زمونږ ټهیک شی، دا اکانومی به ټهیک شی، دا هر څه به ټهیک شی خو که مونږ دا ایجوکیشن صحیح طریقې سره ټهیک کړو۔ زمونږ چې حکومت راغلو، وړومبے هم زمونږ بجټ چې کوم وو، بابک صاحب ناست دے، دوئ ته د پورا ډیټیل پته ده چې کوم به ډیویلپمنټل بجټ وو، هغه به ټوټل نهه اربه روپئ وو، کوم چې د دې ایجوکیشن سسټم د پاره دا چې کوم نظام دے، د هغې د پاره ډیر کم وو۔ مونږ خپل Total overall budget د 66 بلین نه، د 66 ارب روپو ته بوتلو85 ارب روپو پورې چې مونږ وئیل چې دا کوم ضروریات دی، دا پکښې پورا شی۔ ډیویلپمنټل بجټ مونږ د 9 ارب روپو نه 23 ارب روپو ته بوتلو، دا یو ډیر لوئے Jump وو چې په دې موجوده حالاتو کښې ډیر لوئے دغه Priority په حساب سره

وایم چې حکومت یو خپل دغه وکړو، کوشش ئے وکړو چې دومره لوئے Jump ئے ورکړو۔ د هغې نه پس مونږ ورکنګ ګروپس جوړ کړل، بی بی هم د هغې حصه وه او په هغې کښې مختلف Proposals راغلل، مختلف وخت سره هغوی خپل Proposals ورکړل۔ د هغې نه پس په هغې باندې Implementation شروع شو، چې Implementation شروع شو نو مونږ دا وګنړله ښنګه چې دوئ اووئیل چې پچیس لاکھ ماشومان، اول خو به زه تاسو له ئے Magnitude اووایم چې کیدې شی چاته دغه نه وی، زمونږ په دې صوبه کښې ساړهې اتهائیس هزار سکولونه دی، په هغه ساړهې اتهائیس هزار سکولونو کښې تقریباً چالیس لاکھ ماشومان دی او څه تقریباً ډیړھ لاکھ نه لږ کم ټیچرز دی او تقریباً دوه لکھه د ایجوکیشن ډیپارټمنټ ایمپلائز دی۔ دا دومره لوئے یو Magnitude دے، یو دومره لویه اداره ده او دومره لوئے نظام دے چې که څوک دا ګنړی، دا به په شپږ میاشتې کښې یا اته میاشتې چالیس لاکھ ماشومان ټول قابلان شی یا دا یو نیم لاکھ ټیچران ټول ټهیک شی-----

جناب سپیکر: عاطف خان! میں گزارش، اگر اردو میں آپ بولیں تو یہ مہربانی ہو گی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اچھا ٹھیک ہے۔ میں صرف یہ Magnitude کا آپ لوگوں کو بتا رہا تھا کہ اتنا بڑا محکمہ ہے، اتنا بڑا Magnitude ہے، کسی کا یہ خیال نہ ہو کہ جی یہ چھ مہینے میں یا آٹھ مہینے میں یہ چالیس لاکھ بچے، یہ ڈیڑھ لاکھ ٹیچرز یہ اٹھائیس ہزار سکولز سارے ٹھیک ہو جائیں گے تو یہ Practically impossible ہے۔ یہ حقیقت ہے، مطلب جب تک میں مانتا ہوں کہ بہت بڑا مسئلہ ہے اور ہمارا جو کام شروع ہوا تھا، وہ جس طرح سی ایم صاحب نے کہا کہ یہ نہیں کہ کام نہیں ہو رہا، کام میں بے شک دیر سویر ہوئی ہے، سرکاری کاموں میں مسئلے ہوتے ہیں، وہ ہم اس طریقے سے اس Pace سے نہیں کر پائے جیسے ہمارا ارادہ تھا یا جیسے ہم کرنا چاہتے تھے، بی بی نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا کہ پچیس لاکھ بچے سکول سے باہر ہیں، اس کیلئے ہم نے پلان کیا کہ Enrolment، ان بچوں کو سکولوں میں لایا جائے، تقریباً کوئی تین لاکھ بچے Enroll ہوئے، کچھ ہی عرصے میں کوئی تین مہینے کے اندر اندر ہم نے تین لاکھ بچے سکول میں نئے Enroll کئے، ہم مزید بھی کرنا چاہتے تھے اور مزید اس Campaign کو بڑھانا بھی چاہتے تھے لیکن پرابلم کیا ہوا کہ سکولوں میں Capacity نہیں تھی، Already جو سکولز ہیں، اس میں ابھی بھی تقریباً، جو

موجودہ سکولز ہیں، اس میں دس ہزار کمروں کی اور Requirement ہے، Already جو سکولز ہیں، اس میں ایک ایک کمرے میں آپ لوگ سارے اپنے حلقوں میں جاتے ہوں گے، ایسے سکولز جن میں پچاس پچاس، ساٹھ ساٹھ، ستر ستر بچے ہیں ایک کلاس میں، Idealy چالیس سے زیادہ نہیں ہونے چاہئیں، تو ہم اگر مزید اس میں Enrolment کرتے رہیں تو اس پہ پھر مسئلہ بنتا تو اس واسطے تھوڑا رو کا کہ ہم ساتھ ساتھ کمرے بنائیں، ساتھ ساتھ سکولز بنائیں۔ ہم نے Enrolment campaign شروع کی، پھر اس کے بعد جو ہمارا Basic structure ہے، وہ ہے Two rooms کا، پرائمری سکولز جو ہوتے ہیں، اس میں دو کمرے ہوتے ہیں اور دو ٹیچرز ہوتے ہیں، ابھی Practically، آپ لوگ بھی جاتے ہیں، میں بھی گیا ہوں، ان دو کمروں میں چھ کلاسوں کو پڑھانا کیونکہ بچے ہوتے ہیں سارے، میں جاتا ہوں، باہر بٹھایا ہوتا ہے، جی کیوں باہر بٹھایا ہوا ہے؟ وہ جی یہ باقی بچوں کو، ہم کلاس تھری کو پڑھا رہے ہیں، وہ کلاس ون والوں کو پڑھا نہیں رہے کیونکہ ٹیچر ایک ہی ہے اس میں، یہ شور کرتے ہیں تو ہم ان کو باہر بٹھا دیتے ہیں۔ تو اس واسطے ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم ان شاءاللہ تعالیٰ Next year سے جتنے بھی سکولز بنائیں گے، ہم Per school جو ہو گا، وہ چھ کمروں کا بنائیں گے، دو کمروں کا نہیں بنائیں گے ان شاءاللہ تعالیٰ (تالیاں) اس کے بعد ہم نے جو پوائنٹ آؤٹ ہوا یہاں پہ فی میل ایجوکیشن کا، فی میل ایجوکیشن، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ لڑکوں کی تعلیم بھی بہت ضروری ہے لیکن ساتھ لڑکیوں کی تعلیم بھی بہت ضروری ہے کیونکہ انہوں نے آگے فیملی پوری چلانا ہوتی ہے اور ایک لڑکی کو تعلیم دینا ایسا ہے کہ وہ آگے سارے بچوں کی اس نے پرورش کرنی ہے، اس نے سارا اس کو پڑھانا ہے تو ہم نے فی میل اس کیلئے، ابھی جتنے بھی سکولز بن رہے ہیں نئے، جس طرح یہاں پہ ذکر بھی ہوا، ان شاءاللہ تعالیٰ 70 پرسنٹ سکولز لڑکیوں کے بنیں گے اور 30 پرسنٹ سکولز لڑکوں کے بنیں گے، یہ ہم نے فی میل ایجوکیشن کیلئے (تالیاں) ایک بڑا زبردست Step اٹھایا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے فی میل سپروائزر جو ہیں، جو Backward districts ہیں، اس میں چونکہ فی میل سپروائزرز کو بہت پرابلم ہوتا ہے، جاتی نہیں ہیں تو ہم نے اس میں 50 پرسنٹ ایکسٹرا الاؤنس دیا ہے، فی میل سپروائزرز کو جو Backward districts ہیں تاکہ ان کو ایک Incentive ملے، فی میل سپروائزرز وہاں پہ جائیں اور ان کو ہم Facilitate کر سکتے ہیں، Incentive دے سکیں تو ان کو 50 پرسنٹ ایکسٹرا اسیلری ملے گی تاکہ

وہاں پر اچھی 'سپر ویژن' ہو سکے۔ اس کے علاوہ جو دو Backward districts ہیں، سب سے زیادہ اس میں بارہ سو سے لیکر دو ہزار روپے تک Monthly ہم Stipend دیں گے بچیوں کو تاکہ اس میں Enrolment زیادہ ہو اور بچیاں مزید سکولوں میں پڑھنے کیلئے آئیں اور ان کی Retention ہو اس سے، تو بارہ سو سے لیکر دو ہزار روپے تک ان شاءاللہ ان بچیوں کو ملیں گے۔ جو اس کی بات ہوئی کہ جی ٹیچرز نہیں آتے، تو نمبر ون اس میں پرابلم تھا، پرابلم یہ تھا کہ ٹیچرز تھے کم، Vacancies تھیں لیکن جو Initial recruitment کا اور پھر اس کے بعد پبلک سروس کمیشن کے تھرو ایک پراسیس تھا، وہ بہت لمبا تھا، تو ہماری حکومت جب آئی، اس وقت بھی بارہ ہزار کی کمی تھی، وہ ساتھ جو اتنا عرصہ گزرا، وہ چودہ ہزار تک پہنچ گئی تو ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کو ایڈہاک پہ بھرتی کر کے، بچوں کے پاس ٹیچرز نہیں ہیں اور جو 'ینگ' لوگ ہیں، لڑکے ہیں لڑکیاں ہیں، وہ بے روزگار پھر رہے ہیں تو ہم نے یہ سوچا کہ اس وقت رولز اینڈ ریگولیشنز اگر اس میں ٹائم لگتا ہے تو اس کو ساتھ ساتھ چلاتے رہیں گے لیکن ہم نے ایمرجنسی Basis پہ، Adhoc basis پہ، ہم نے کہا کہ ایڈہاک ہو، بے شک ڈیلی ویجز پہ ہو لیکن جس بچے کا ٹیچر نہیں ہے، اس کو ٹیچر Available ہونا چاہیے اور جن Youth کا روزگار نہیں ہے، ان کو روزگار Available، اس واسطے ہم نے ایڈہاک Adhoc basis پہ وہ پراسیس شروع کیا ہے اور وہ ان شاء اللہ تعالیٰ Next مہینے میں وہ پراسیس شروع ہو جائے گا، تقریباً آٹھ ہزار نوے ٹیچرز کی جو بھرتی ہے، وہ پوری ہو جائے گی ان شاءاللہ تعالیٰ فرسٹ فیز میں۔ اس کے علاوہ ان کی جب Recruitment ہو جائے گی پھر پروموشن ہو گی، جو اس کے نیچے جو وہ پوسٹ خالی ہو گی تو چھ ہزار مزید ان شاءاللہ تعالیٰ Next three months میں وہ بھی بھرتی ہو جائیں گے۔ تو یہ جو پرابلم آپ بتا رہے ہیں کہ جی ہمارے سکول ٹیچرز نہیں ہیں، وہ Vacancies ہیں لیکن ٹیچرز ہیں نہیں، وہ ان شاءاللہ تعالیٰ پورے ہو جائیں گے۔ اس کے بعد دوسرے نمبر پہ آتا ہے، یہ جو پرابلم ہے کہ ٹیچرز حاضری نہیں کرتے، بے شک پرابلم ہے، اتنے دور دراز علاقے ہیں، 28 ہزار، انہوں نے ابھی ذکر کیا عباسی صاحب نے کہ 28 ہزار جگہوں کو Manage کرنا، ان کو Properly دیکھنا بہت ایک مشکل کام ہے، اس کیلئے ہم نے مانیٹرنگ یونٹ ایک بنایا ہے جس کیلئے تقریباً کوئی پانچ سو مانیٹرز 'انڈیپنڈنٹ' مانیٹرز بھرتی ہوئے ہیں اور ان کے پاس پورا ایک سسٹم ہو گا، سمارٹ فون ہو گا، اس کی Presentation ہوئی ہے

اور وہ ان شاء اللہ تعالیٰ Within next week or ten days اپنا کام شروع کر دیں گے۔ Unofficially انہوں نے شروع کر دیا ہے لیکن Proper launch اس کا ہوگا، Within week or ten days وہ شروع ہو جائے گا، وہ ہر سکول میں جائیں گے، ہر سکول میں جائیں گے، ان کا اور کوئی کام نہیں ہوگا۔ ڈی ای او کا پرابلم یہ ہوتا ہے کہ ڈی ای او کے پاس ایڈمنسٹریٹو مسئلے بھی ہوتے ہیں، ایک ایک ڈی ای او کے پاس دو دو ہزار سکول ہوتے ہیں، اس کے پاس ہزاروں کی تعداد میں ٹیچرز ہوتے ہیں تو Practically اس کیلئے پرابلمز ہوتے ہیں کہ اس نے اور کام بھی کرنا ہوتا، یہ مانیٹر جو ہے ان کا اور کوئی کام نہیں ہوگا، یہ صرف سکولوں میں جائیں گے اور یہ مانیٹرنگ کریں گے اور مانیٹرنگ کیسے کریں گے ؟ ان کے پاس ایک سمارٹ فون ہوگا، یہ لوکیشن پہ جائیں گے جو ہمارے پاس اس کا ایجوکیشن مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم ہے، سارا اس میں Geo coordinates ہیں، وہاں سے لوکیشن سے جائے گا۔ وہاں پہ سکول کی انٹری کرے گا اور اس پہ پورے سکول کی ڈیٹیل آئے گی۔ پھر ان کے پاس ایک چیک لسٹ ہو گی کہ جی سکول میں ٹیچر ہے کہ نہیں ہے، سکول میں باؤنڈری وال ہے کہ نہیں ہے، سکول میں فرنیچر ہے کہ نہیں ہے، اور وہیں سے وہ ڈائریکٹ Mail کرے گا اور وہ ادھر صوبے میں جو ہمارا پشاور میں سیکرٹریٹ ہے وہاں پہ پوری انفارمیشن آئے گی۔ اس سے ہوگا یہ کہ جو مانیٹر ہیں، وہ بھی گھر میں بیٹھ کے یہ نہیں کرے گا کہ جی وہ گھر میں بیٹھ کے وہ کرے گا، 'سب اچھا' کی رپورٹ نہیں دے گا، اس کی بھی مانیٹرنگ ہو گی کہ واقعی وہ گیا ہے، موقع پہ یا نہیں گیا۔ یہ ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے کافی جو ٹیچرز کی Absentee کا مسئلہ ہے، وہ کافی حد تک حل ہو جائے گا۔ ہم نے بائیو میٹرک سسٹم، اس کی ٹینڈرنگ ہو گئی، آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے کرلی ہے یا میرے خیال میں پراسیس میں ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلدی ہمارے جتنے بھی ڈسٹرکٹ آفیسرز ہیں، ڈسٹرکٹ آفسز ہیں، ڈسٹرکٹ آفس، اور تحصیل آفس۔ تقریباً کوئی location 85 / 80 جو ہیں، اس پہ ہمارا بائیو میٹرک کا سسٹم شروع ہو جائے گا اور جتنا بھی وہاں پہ سٹاف ہے، وہ آئے گا، اس کی بائیو میٹرک سسٹم کے ذریعے Thumb verification کے ذریعے حاضریاں لگیں گی اور وہ مکمل اس کا Dash board بنے گا جو کہ سیکرٹری کے پاس اور منسٹر کے پاس آفس میں ہوگا کہ اگر کوئی چھٹیاں کرتا ہے تو اس کی بھی پوری ڈیٹیل بنے گی کہ اس بندے نے ہفتے میں، مہینے میں اتنی زیادہ چھٹیاں کرلی ہیں، وہ پوری ڈیٹیل اس کے ساتھ

ساتھ آتی رہے گی۔ پہلے مرحلے میں آفسز میں ہو گا، اس کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ ہم ورلڈ بینک کے ساتھ ایک پراجیکٹ کر رہے ہیں، ایک سو پچاس سکولوں میں، وہ سکولوں کا ہے، یہ میں نے ابھی آفسز کا بتایا ہے، ایک سو پچاس سکولوں میں سے پچاس سکولوں میں وہ Thumb verification کیلئے ہو گا، پچاس سکولوں کا Facial recognition کے ذریعے ہو گا اور پچاس سکولوں میں وہ Voice recognition کیلئے ہو رہا ہے، ایک سو پچاس سکولوں میں As pilot project سکولز میں شروع ہو گیا ہے اور یہ باقی 85 آفسز میں پورے صوبے میں شروع ہو گیا ہے۔ اس کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ باقی سکولوں میں بھی کریں گے جو ہم نے Recruitment کی School basis، اس کی بھی میں وجہ بتا دیتا ہوں کہ School basis میں Recruitment کیوں ہوئی ہے؟ پرابلم یہ مہتاب عباسی صاحب نے جس طرح ذکر کیا Political interference کا پرابلم ہے، بہت زیادہ اس میں Political interference ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ہے، اس میں ہوتا یہ ہے کہ جب ایک پارٹی کی حکومت آتی ہے تو اس کے جو اپنے منظور نظر لوگ ہوتے ہیں، ان کو قریب سکولوں میں ٹرانسفر کر لیتے ہیں اور جو دوسری پارٹی کی حکومت ہوتی ہے تو ان کو پہاڑوں چوٹیوں پہ انکے ٹرانسفر کروا دیتے ہیں، یہ بہت بڑا ایک مسئلہ ہے اور یہ مطلب حقیقت ہے، مطلب یہ کہ کیوں ہم ایک دوسرے سے چھپائیں؟ آپ کو بھی پتہ ہو گا، ہمیں بھی پتہ ہے، مطلب یہ کہ یہ ایک حقیقت ہے، اس میں گورنمنٹ، اپوزیشن، وہ کبھی ایک گورنمنٹ میں کبھی دوسرے گورنمنٹ، اپوزیشن میں چلتا رہتا ہے لیکن ٹرانسفرز ہوتے ہیں، Political victimization ہوتی ہے۔ اس چیز کو ختم کرنے کیلئے ہم نے School basis recruitment شروع کی ہے تاکہ یہ مسئلہ نہ ہو کہ جی Political victimization ہو۔ دوسرے نمبر پہ یہ ہوتا ہے کہ ایک ٹیچر تین مہینے یہاں ہوا، چھ مہینے بعد اس کا ٹرانسفر ہو گیا، نہ آپ سکول کی Assessment کر سکتے ہیں، نہ آپ ٹیچرز کی Assessment کر سکتے ہیں کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں تو ابھی آیا ہوں، یہ تو مجھ سے پہلے ہوا ہے، اس کی وجہ سے بھی اس پراسیس کو ہم نے Assessment کرنے کیلئے یہ ایک Step لیا ہے کہ School basis recruitment ہو اور یہ ٹرانسفر کا مسئلہ ختم ہو جائے۔ چیف منسٹر نے مجھے بار بار کہا کہ یہ جی مکمل طور پہ یہ ٹرانسفر کا مسئلہ ختم ہونا چاہیے لیکن اس میں قانونی ایک پرابلم ہے، اس کیلئے میں آپ سے

ریکویسٹ کروں گا کہ اس میں ہم کوئی اس کا حل ڈھونڈ لیتے ہیں اور آپ لوگ مل کر اس پہ کوئی Step، اگر قانون بنانا ہو گا وہ بھی بنائیں گے کہ جی یہ ٹرانسفرز/پوسٹنگز مکمل طور پہ یا کوئی Specific period کیلئے وہ Ban ہو جائے کیونکہ یہ مسئلہ پھر نہ ہو کہ جی کبھی ایک جگہ جا رہا ہے، کبھی دوسری جگہ جا رہا ہے، تو چیف منسٹر صاحب نے کافی دفعہ کہا کہ اس کو تیز کر دیں پراسیس کو، اس میں مشاورت کریں گے آپ سے بھی اور اس کا پھر ایک لے کر آئیں قانون اور اس کو ان شاء اللہ تعالیٰ اگر آپ لوگوں کی مرضی ہوئی تو پھر اس کو اسمبلی سے پاس بھی کرائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو روکنے کیلئے۔ اس کے علاوہ، مجھے پتہ نہیں ہے کہ ٹائم کتنا ہے؟ اگر ٹائم ہے تو میں مزید بھی بتاتا رہوں گا آپ کو، ایک جو Missing faculties ہیں سکولز میں، بہت زیادہ ہیں، میں آپ کو اگر ذکر کروں تو کبھی کبھار بہت زیادہ برا بھی لگتا ہے کہ جی ٹاٹ نہیں ہے، یہ سکولوں میں ٹاٹ نہیں ہے، تو میں یہ کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ٹاٹ، یہ پچھلے نو مہینے میں غائب نہیں ہوئے، بہت افسوس ہوتا ہے کہ اس طرح کی چیزیں ہیں کہ ہم نے اس کی Requirement مانگی کہ جی ہم نے کرسیاں دینی ہیں کہ کم از کم سکولوں میں کرسیاں Available ہوں تو اس کیلئے ہمیں جو Requirement آئی ہے، 21لاکھ کرسیوں کی آئی ہے، 40لاکھ بچوں میں سے 21لاکھ بچوں کے پاس کرسیاں نہیں ہیں، جس کا ہم نے Estimate لگایا، سات ارب روپے کی کرسیاں بنتی ہیں، سات ارب روپے کی، میں مطلب کہتا ہوں کہ اگر ہم یہ سمجھیں کہ جی آٹھ نو مہینے میں ہم یہ سارا، تقریباً کوئی آٹھ ہزار سکول ایسے ہیں جن میں پینے کا پانی نہیں ہے، تقریباً کوئی سات آٹھ ہزار سکولز ایسے ہیں جس میں الیکٹریسٹی نہیں ہے، تقریباً کوئی آٹھ ہزار کے لگ بھگ سکولز ہیں جن کی باؤنڈری وال نہیں ہے، اب یہ سارے مسئلے ہم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حل کرنے ہیں لیکن ہم اگر یہ کہیں کہ یہ جی چھ مہینے میں، آٹھ مہینے میں، سال میں یہ حل ہو جائیں گے تو یہ ناممکن ہے، اس کیلئے ہم نے یہ سوچا۔ اس کے علاوہ جو ہمارا گورنمنٹ کا سسٹم ہے، وہ اس میں بجٹ میں پیسے آ رہے ہیں اور جو سسٹم چل رہا ہے Missing facilities کا Basic facilities کا۔ اس کے علاوہ ہم نے ایک ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعے ٹوٹل ایک Independent board بنایا ہے اس کا اور اس میں ایسے لوگ ہوں گے ان شاء اللہ تعالیٰ جس پہ کوئی بھی اعتراض نہیں کرے گا کہ ان کی یا کوئی پولیٹیکل وہ ہو گی، Credibility ان کی ان شاء اللہ تعالیٰ Beyond doubt ہو گی اور

ہو گا اس میں یہ، وہ ہم کوشش کر رہے ہیں ان شاءاللہ تعالیٰ کہ مارچ کے مہینے میں اس کو شروع کر دیں، ہو گا اس میں یہ کہ ہمارے اپنے سکولز جو ہیں، Initiallyاس میں ایک سو پچیس سکولز ڈالیں گے ویب سائیٹ پہ کہ یہ ہمارے سکولز ہیں، ان کی یہ یہ Requirementہیں، اس سکول میں ایک کمرہ چاہیے، اس سکول میں کمپیوٹر لیب چاہیے، اس سکول میں ٹائیلٹ چاہیے، وہ ہم ایک سو پچیس سکولوں کا اس میں ڈال دیں گے ویب سائیٹ پہ اور ہم جو بھی پاکستانی، یہاں لوکل ہو یا کمپنی ہو، کوئی اور سیز پاکستانی جو اس پہ تعمیر سکول نام ہو گا اس کا اور جو اس میں Contribute کرنا چاہیں گے کہ جی For exampleچھ لاکھ کا ایک کمرہ بنتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ جی میری طرف سے چھ لاکھ کا ایک کمرہ بنا دیں اور وہ چھ لاکھ روپے دینا چاہتا ہے، وہ گورنمنٹ سسٹم میں وہ پیسے نہیں آئیں گے، وہ پیسے آئیں گے، جس طرح اس میں ہوتا ہے کہ فلاں ڈیپارٹمنٹ ہے، اس میں کرپشن ہے، اس میں کرپشن ہے، گورنمنٹ اس میں نہیں آئیں گے، وہ پیسے Spend ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ Parent Teacher Council کے ذریعے تاکہ اس کی Transparencyہو اور لوگوں کو یقین ہو کہ جی ہمارا پیسہ جو جا رہا ہے، وہ صحیح جگہ پہ لگ رہا ہے اور اس کیلئے ہم نے آئی ٹی فرم Hireکی ہے، پاکستان کی سب سے ٹاپ کمپنی 1977سے وہ آئی ٹی کا کام کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ جو اس کی Financial transaction جو ہو گی، جس طریقے سے Banking channelسے پیسہ آئے گا اور اس کی Verificationہو گی کہ اگر اس کے پیسے آئیں گے، اس کی تصویر لی جائے گی کہ جی اتنے پرسنٹ کام ہو گیا، اس کی تصویر لی جائے گی، وہ بھیجا جائے گا پھر بینک کو اور ڈونرز کو اور وہ ادھر Verificationکریںگے کہ ہاں جی اتنے پرسنٹ کام ہو گیا تو مزید پیسے اس کے آئیں گے اور وہ میسج، ایس ایم ایس وہ پورے Parent Teacher Councilکو جائے گا تاکہ ان کو پتہ ہو کہ اتنے پیسے آ گئے ہیں، مطلب Maximum transparency کے ذریعے، کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح شوکت خانم کا ماڈل ہمارے سامنے ہے، پولیٹکل اختلافات اپنی جگہ ہونگے لیکن اس میں ایک Transparencyہے، جتنی Transparencyہے اس میں، اتنا اس کو مزید پیسہ آتا ہے تو ان شاءاللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ اگر ہم اس میں کامیاب ہو گئے اور اس کو ہم نے Transparencyدیدی تو یہ جتنے بھی یہ Missing facilitiesکے مسئلے ہیں جو پاکستان کے اندر سے، پاکستان کے باہر سے جو پاکستانی ہیں،

جو یہاں کے لوکل لوگ ہیں، وہ اگر اس کو فنڈ کرنا چاہتے ہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ وہ فنڈ کرینگے اور یہ ہمارا پراسیس جو ہے Missing facilities کا، کہ یہ کرسی نہیں ہے، ٹاٹ نہیں ہے، یہ نہیں ہے وہ نہیں ہے، وہ پراسیس انشاءاللہ تعالیٰ تیز ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ جو میں نے کچھ چیزیں نوٹ کی ہیں کہ کچھ عرصے میں یہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں پہلے ٹیچرز کی Recruitment ہوتی ہے، یہ پرائیویٹ سکولز کا اور اس کا موازنہ کیا جاتا ہے کہ جی پرائیویٹ سکولز کیوں اچھے ہیں اور سرکاری سکولز کیوں اچھے نہیں ہیں؟ اس میں سب سے پہلی بات ہے کہ پرائیویٹ سکولز میں Political interference نہیں ہوتی، وہاں پر ٹیچر سفارش پہ، رشوت پہ ان چیزوں پر بھرتی نہیں کیا جاتا اور دوسری بات پھر پرائیویٹ سکول میں ان کو پھر ریگولر ٹیچر ٹریننگ دی جاتی ہے، ہمارے سکولوں میں برائے نام ٹیچرز ٹریننگ ہوتی تھی، مطلب صاف بات ہے یہاں پہ کہ وہ بھیج دیئے جی نام اور کسی نے، این جی او نے وہ کر دیا، اس کو Sponser کر دیا کہ اتنے دن کی ٹریننگ ہے، وہ آکے کچھ دن لگا کر چلے گئے اور وہ کہتے ہیں کہ جی ٹیچر ٹریننگ ہو گئی، ہم نے ابھی یہ پروگرام بنایا ہے کہ ان شاءاللہ تعالیٰ کوئی این جی او اپنی طرف سے ٹیچرز ٹریننگ نہیں کرے گی، ایک ٹیچرز ٹریننگ پروگرام ہو گا، اس کو جو بھی فنڈ کرنا چاہے، اسی ٹیچرز ٹریننگ پروگرام کو فنڈ کریگا تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ جی ہمارے ٹیچرز کو کون ٹریننگ دے رہا ہے اور کیا ٹریننگ دے رہا ہے؟ یہ نہیں ہے کہ اپنی طرف سے کوئی این جی او ادھر ٹریننگ دے رہی ہے، کوئی این جی او ادھر ٹریننگ دے رہی ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ اس طرح کا یہ سسٹم ختم ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ جو Assessment، آخری چیز، پہلے ٹیچرز کی Recruitment صحیح ہو گی، دوسرے نمبر پہ ٹیچر کی ٹریننگ، جب تک ٹیچر کی ٹریننگ صحیح نہیں ہو گی، اس وقت تک یہ تعلیم کا سسٹم ٹھیک نہیں ہو گا، اس کیلئے ہم کوشش کر رہے ہیں، 23 ہزار ٹیچرز کو ہم نے اس دفعہ Train کیا ہے، مزید بھی ان شاءاللہ تعالیٰ جتنا ٹائم گزرتا جائے گا، ڈیڑھ لاکھ ہیں، وہ سارے بھرتی ہوتے جائیں گے اور ہم نے Recruitment کا سسٹم جو ہے، وہ ہم نے اتنا Transparent رکھا ہے، اپنی طرف سے ہم نے ایک Independent جو سسٹم ہے جو پاکستان میں سب سے Credible تھا، ہم نے ان کو دیا ہے کہ جی اس طریقے سے آپ اپنی طرف سے Recruitment کریں۔ میں نے اپنی طرف سے یہ اختیار لے لیا ہے اور اس میں نہ چیف منسٹر کا، نہ منسٹرز کا، نہ ایم پی ایز کا، نہ ایم این ایز کا کسی کا عمل دخل نہیں ہے، بالکل

Independent طریقے سے ان شاءاللہ تعالیٰ اس کی Testing ہو گی اور جو قابل ہو گا، این ٹی ایس کے ذریعے جو قابل ہو گا کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم ٹیچرز کم از کم، باقی ٹھیک ہے اگر کلاس فور میں ادھر ادھر ہو بھی جاتا ہے لیکن اگر ہم ٹیچر کو رشوت پہ، اگر ہم ٹیچر کو سفارش پر بھرتی کرینگے تو یہ تیس سال کیلئے Compromise ہے کیونکہ اس کی وجہ سے اگر نالائق ٹیچر بھرتی ہوتا ہے، اس کی وجہ سے تیس سال تک وہ پھر اگر نالائق بچے آگے آتے رہیں تو یہ میرے خیال میں بہت بڑا ظلم ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ ایسا ظلم ہم نہیں کرینگے، بالکل کلیئر طریقے سے، Transparent طریقے سے ان کی Recruitment ہو گی ان شاءاللہ تعالیٰ۔ (تالیاں) اس کے بعد آتا ہے Suspend کا پراسیس کہ ٹیچر کی Recruitment بھی ہو گی Examination system جو ہے، Examination system میں بھی ہمیں آپ لوگوں نے سنا ہو گا، آتا ہے کہ بورڈز میں یہ ہوتا ہے، ہال خریدے جاتے ہیں، ہو سکتا ہے، یہ میں نہیں کہتا کہ کتنے پرسنٹ ہے؟ ہو سکتا ہے کم ہو، زیادہ ہو لیکن بہرحال اگر لوگ کہتے ہیں تو کچھ نہ کچھ تو ہو گا، اس کیلئے ہم نے اس دفعہ پورے بورڈز کے چیئر مین سے دو تین دفعہ میٹنگز کی ہیں اور ایک اس کی شارٹ ٹرم ہم نے ایک Remedy کی ہے، کچھ ہم نے Administrative steps اس میں لیے ہیں کہ جی اگر ایک ٹیچر کی دو دفعہ ڈیوٹی لگی تو تیسری دفعہ اس کی ڈیوٹی نہیں لگے گی، کچھ ہم نے قرعہ اندازی کے ذریعے، جتنا Maximum اس کو کنٹرول کر سکتے ہیں، ہم ان شاءاللہ جلدی سے جلدی چیف منسٹر صاحب بھی کچھ دنوں کے اندر اندر سارے بورڈز کے جتنے بھی چیئر مین ہیں، ان سے بھی میٹنگ کریں گے اور گورنمنٹ کا یہ ایک Serious وہ ان کی طرف Show کرینگے کہ جی کم از کم Examination system میں ان Halls میں ہم یہ چیز نہیں برداشت کر سکتے کہ اس میں یہ Cheating ہو اور Specially جو غریب کا بچہ ہے جو سرکاری سکول میں پڑھتا ہے، اس بیچارے کو تو ویسے بھی کچھ نہیں میسر، اگر وہ قابل ہے اور اس کا یہ ایک چانس بنتا ہے کہ وہ ایف ایس سی میں، میٹرک میں اچھے مارکس لیکر بعد میں انجنیئرنگ یا میڈیکل میں جا سکے اور امیر کا بچہ پانچ دس لاکھ روپے لگا کے اس سے وہ حق بھی چھین لے، تو ان شاءاللہ تعالیٰ میں اپنی طرف سے کوشش کرونگا کہ یہ سسٹم ہم ختم کردیں Cheating والا اور ایک Proper طریقے سے اچھے Assessment کے ذریعے اس کو کرلیں ان شاءاللہ تعالیٰ، یہ میری آپ لوگوں کو گارنٹی ہے ان شاءاللہ۔

اس کے علاوہ جو انہوں نے یونیفارم کی بات کی، سلیبس کی بات کی، جو سسٹم یہاں پر چل رہا ہے، یقیناً پرائیویٹ سکولز کا اور سرکاری سکولز کا پرابلم سلیبس کا بھی ہے لیکن میں نے آپ کو اور مسائل بتائے ہیں، گورننس کے ہیں، Political interference کے ہیں، وہ پرابلمز ہیں۔ کتاب کا دیکھیں، ابھی بھی 9^{th} کا اور 10^{th} کی فرسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر کی ابھی بھی کتابیں پرائیویٹ سکولز اور سرکاری سکولوں کی ایک ہی ہیں کیونکہ Exam ایک ہے، جس نے میٹرک کا Exam دینا ہوگا تو وہ تو اگر پرائیویٹ سکول میں پڑھتا ہے، وہ سرکاری سکول میں پڑھتا ہے تو Exam تو اس کا وہی میٹرک پاس کرنا ہے، تو اس کیلئے وہ کتاب وہی پڑھے گا کیونکہ اگر وہ کتاب نہیں پڑھے گا تو کیسے Exam clear کریگا؟ تو پرابلم اس کا نہیں ہے، پرابلم جو ہے اصل میں یہ باقی Administrative مسئلہ ہے اور جو ہم نے یہاں پر انگلش میڈیم کی بات کی، میں بھی یہ سمجھتا ہوں کہ انگلش ایک زبان ہے، یہ ہم نہیں کہہ سکتے، مجھے بھی یہ پتہ ہے کہ اگر باہر کے ملک میں کوئی بچہ بھی انگریزی بول رہا ہو تو یہ نہیں کہ وہ بہت قابل ہے اور ہمارے کسی بڑے کو انگریزی نہیں آتی تو یہ نالائق ہے اور وہ لائق ہے لیکن پرابلم یہ تھا کہ ہم اس سسٹم کو ایک کرنا چاہتے تھے، سسٹم کو ایک کرنا چاہتے تھے کہ جو سرکاری سکولوں میں بچے پڑھتے ہیں، کل کو انہوں نے آئی ایس ایس بی کرنی ہے جو ایک ہی ہوگی، کل کو انہوں نے ملٹی نیشنل میں جاب کرنی ہے جو کہ ایک ہی ہوگی، کل انہوں نے پروفیشنل کالجز میں جانا ہے جو ایک ہی ہوگا تو اس کیلئے ہم نے صرف اس کو، ہمیں یہ پتہ ہے، ہم کلیئر ہیں اس پہ کہ انگریزی ایک زبان ہے، وہ کوئی لائقی اور نالائقی کا پیمانہ نہیں ہے لیکن آگے Higher studies میں جنہوں نے جانا ہوگا تو اس کی وجہ سے یہ ہم اس میں ایک Change لائے ہیں اور یہ بھی ہمیں پتہ ہے کہ اگر ایک ٹیچر نے یا بچے نے ساری عمر کلاس ٹو میں، تھری میں، فور میں، فائیو میں اردو میں پڑھا ہے تو ایک دم سے 9^{th} میں 10^{th} میں آپ انگلش میں پڑھائیں گے تو وہ نہیں سمجھ میں آئے گا، تو اس وجہ سے ہم نے اس کو Phase wise کیا ہے، یہ صرف ہم نے کلاس ون سے سٹارٹ لیا ہے اور جیسے جیسے ہر سال ٹیچرز Train ہوتے جائیں گے اور بچے Train ہوتے جائیں گے تو یہ ہر سال اوپر جاتا رہے گا ان شاءاللہ تعالیٰ۔ آخر میں اگر ٹائم ہے تو میں مزید بھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کافی ہے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اچھا۔ ابھی آخر میں میں آپ لوگوں سے ایک ریکویسٹ کرونگا، یہ جتنے بھی میرے یہاں پہ Colleagues بیٹھے ہوئے ہیں، اس سائڈ پہ ہیں یا اس سائیڈ پہ ہیں، جو انہوں نے بھی بات کی کہ جی Political interference، اس کا سب سے بڑا Victim میں ہوتا ہوں، مجھے پتہ ہے کہ سب سے زیادہ پریشر میرے اوپر آتا ہے، ہم نے 605 ٹیچرز کے خلاف ایکشن لیا، ان کو نوکری سے کسی کو نکالا، کوئی جبری ریٹائر کیا ہے، کوئی کیا ہے، ان کی بھی دونوں سائڈ سے سفارش آجاتی ہے کہ خیر ہے جی ان کے ساتھ گزارہ کرلیں، تو یہ میری آپ لوگوں سے ریکویسٹ ہوگی کہ یہ جتنے بھی ہمارے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، کم از کم یہ قوم کے مستقبل کیلئے اس چیز کو ہم ایک اپنا مقصد سمجھیں اور اس میں وہ نہ کریں کہ اس میں کم از کم یہ Political interference اور یہ سفارشیں، یہ ان شاءاللہ تعالیٰ اگر ختم ہوگئیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ سسٹم ٹھیک ہو سکتا ہے۔ یہ ہم یہاں پر جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ہم ان شاءاللہ تعالیٰ اس کو ٹھیک کر سکتے ہیں لیکن اس کیلئے اکیلے میں نہیں کر سکتا، میرے ساتھ میرے یہ جو جتنے یہاں پر دوست بیٹھے ہوئے ہیں، جتنے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، آپ لوگوں کا کوآپریشن مجھے چاہیے ہوگا کہ اس میں Political interference جب تک ختم نہیں ہوگی، اس وقت تک یہ مسئلے حل نہیں ہونگے اور آخری بات میں یہ کہونگا کہ ہم جتنے بھی یہاں پر ہیں، ہم یہ محکمہ تعلیم کو تعلیم کا محکمہ سمجھیں کہ جی یہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے ایجوکیشن دینی ہے، اس نے Employment نہیں دینی تو اگر اس طریقے سے ہم یہ سوچیں کہ جی اس کو ہم بہتر کریں، بجائے اس کے کہ ہم کہیں کہ جی زیادہ سے زیادہ نوکری میرے حلقے میں دیدو، زیادہ سے زیادہ نوکریاں ہم لوگوں کو دیدیں تو محکمہ تعلیم کا کام تعلیم دینا ہے اور اگر روزگار ہے تو باقی بہت چیزوں میں ہو سکتا ہے، میرے خیال میں اگر اس میں Compromise نہ کریں اور ہم لوگ یہ کمٹمنٹ کرلیں کہ Political interference اس میں سے ختم کردینگے تو ان شاءاللہ تعالیٰ یہ مسئلہ ٹھیک ہو سکتا ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you ji. The sitting is adjourned till 03:00 pm. of tomorrow afternoon.

(اجلاس کل بروز منگل مورخہ 04 مارچ 2014ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)